

غیر مسلم خود کش حملہ آور تاریخ و تجزیہ



ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

کتاب محل

غیر مسلم خود کش حملہ آور

(تاریخ و تجزیہ)

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

کتاب محل

ہمہ حقوق محفوظ ہیں

[illegible]

غیر مسلم خود کش حملہ آور۔ تاریخ و تجزیہ

مفتی محمد رفیع

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی bun1432@gmail.com



2016

یہ

₹ 250/-

三

فہرست (رابطہ نمبر: 8836932-0321)

انتخاب

اہل شام کے نام

خواب مسل

عربی قادیان اور ۱۹۳۳ء انگریزی کتب گاہ سرگز

(اپنی کتب دیدہ و زیب پر فٹ کروانے کیلئے رابطہ کریں)

لئے کاغذ: ۵۰ پارہ گیت والا کور۔

غیر مسلم خود کش حملہ آور۔۔۔ ہارنہ و تجربہ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (البقرة: ۱۱)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد پانہ کرو، تو کہتے ہیں:

ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔"

فہرست

صفحہ نمبر	موضوعات	نمبر شمار
8	مقدمہ	1
21	غیر مسلم اور باطنی خود کش حملہ آوروں کی تاریخ	2
25	تاریخ انسانی کا پہلا خود کش حملہ اور پائل	3
29	غلامہ و ستارچ	4
33	Suicide Missions کی ابتدائی صورتیں	5
34	زیلے تیس (Zealots) کی دیویوں کا دہشت گرد کردہ	6
39	امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ پر ایک تجوی کا خود کش حملہ	7
41	خود کش حملوں کی جدید صورتیں اور غیر مسلم	8
42	جاپانی کامی کا زی (Japanese Kamikaze)	9
49	سنگی جاپانی خود کش حملہ آور	10
50	مشرق وسطی کا پہلا خود کش حملہ آور	11
52	تامل ناٹیکرز	12
57	بھارت کا کردار	13

60	سنگہ خود کش حملہ آور	14
67	جاہاز فوجی اور خود کش مشینز	15
73	مکابی Maccabees	16
74	فوج فوجی	17
75	برمنی کے Leonidas Squadron	18
76	اسرائیلی کائی ڈون Kidon	19
77	چینی خود کش حملہ آور	20
77	حاشین Assassins	21
86	کیا خود کش حملوں کا اصل سبب کوئی مذہب یا اسلام ہے؟	21
90	Attacks and Casualties by Location	22
92	Attackers, Attacks and Casualties Gender	23
93	حواشی	24

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ محمد و بارک وسلم

مقدمہ

11/9 کے بعد کی دنیا قتل از 11/9 کی دنیا سے یکسر مختلف ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر ہونے والا حملہ False Flag Operation تھا تا کہ تیسری جنگ عظیم عالم اسلام پر مسلط کی جاسکے۔ اس واقعہ کے بعد سے تاحال افغانستان، عراق، شام، برما، غزہ اور دیگر اسلامی ممالک میں تقریباً 50 لاکھ سے زائد مسلمان شہید کیے جا چکے ہیں۔ مسلمانوں کے قتل عام کا یہ سلسلہ 15 ویں صدی عیسوی سے تاحال جاری ہے جس میں اندازاً دو کروڑ سے زیادہ مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ نو آبادیاتی دور (1500ء تا 1960ء) میں یورپ اور روس نے اس کرہ ارض پر موجود مسلمانوں کے تمام ہی علاقوں کو اپنی کالونی بنالیا تھا جس کے نتیجے میں ان کی تہذیب، معیشت، سیاست، دفاع، معاشرت کو تباہ کیا گیا، مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کیا گیا اور لاکھوں مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ جنگوں کے اس جنون اور دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کی ہوس فرعونیت کے بارے میں روس کا ہندوستان میں ذہنی تحریکی پر مامور آفیسر 'Thomas Schuman' خود اپنی کتاب 'Black is Beautiful, Communism is not' میں اعتراف کرتا ہے کہ لینن کے قائم کردہ نظام نے 66 ملین انسانوں کا قتل عام کیا۔¹

مسلمانوں کی تاریخ کو تاریخ کے اس عظیم حادثے کے نقطہ نظر سے لکھنا ضروری ہے جس میں مسلمانوں کے معاشرتی، سیاسی، دفاعی، معاشرتی اور فکری حالات کو تین ادوار کے پیش نظر رقم کیا جائے:

1۔ نو آبادیاتی دور سے قبل

2۔ نو آبادیاتی دور کے دوران

3۔ نو آبادیاتی دور کے بعد



انجرائز: فرانس کے مسلمانوں کا قتل عام

اس تاریخ کا اپنے اصل حقائق و واقعات، اسباب و نتائج کے اعتبار سے لکھنا جانا اور نئی نسل تک منتقل کرنا امت مسلمہ پر فرض اور قرض ہے۔ ہماری نئی نسل اپنے ماضی سے جا مل، حال سے بیزار اور مستقبل سے مایوس ہے۔ ان میں زندگی کی نئی رنگ پیدا کرنے اور انسان دشمنوں کی پہچان کرانے کیلئے تاریخ کے ان گشودہ اوراق کی تلاش و شد

ضروری ہے۔ 1500ء کے وسط میں سلطنت عثمانیہ پورے یورپ، افریقہ اور ایشیا میں 'سپر پاور' تھی۔ مسلمانوں کی رواداری کا اس دور میں عالم یہ تھا کہ کیتھولک اسپین نے جب یہودیوں کو 1492ء میں یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تو ترکی نے ہی ان کو پناہ دی۔ 1857ء میں مسلمانوں کی ہندوستان سے حکومت کا خاتمہ ہوا۔ جنگ عظیم میں جزل ایلن بی 1917ء میں یروشلم میں داخل ہوا اور 1924ء میں خلافت عثمانیہ کے حصے بخرے کر دیئے گئے جس کے نتیجے میں بیت المقدس بھی مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ مسلم ریاستوں پر قبضے کے دوران عیسائی مبلغین کو مسلمانوں کے علاقوں میں انہیں مرتد بنانے کیلئے بھیجا گیا۔ اسلام کے خلاف فرقہ واریت اور تحریک اشتراقیہ کو ہادی گئی۔ مسلمانوں کی علیت، تاریخ اور تہذیب کو مسح کرنے کی کوشش کی گئی۔ اپنے دین اور معاشرتی اقدار سے انہیں متنفر کیا گیا۔ جھوٹے نبی اور جعلی مہدی پیدا کئے گئے۔ فحاشی و عریانی کو عام کیا گیا۔ اہل علم کا قتل عام کرتے ہوئے اسلام کو ریاست سے جدا کیا گیا اور مسلمانوں کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ اسلام کو ایک مکمل ضابطہ حیات ماننے سے انکار کر دیں اور جدید مغربی تہذیب پر ایمان لے آئیں۔ اس فکری یلغار کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اپنے ایک مضمون 'Islam Orientalism and the West' میں پروفیسر ایڈورڈ لکھتا ہے کہ 1800ء سے 1950ء کے درمیان اسلام کے خلاف 60 ہزار کتب لکھی گئیں۔²

جنگ عظیم دوم کے اختتام کے بعد مسلمانوں میں غلامی کا ایک نیا دور شروع کیا گیا۔ Lord Corner کہتا ہے:

England was prepared to grant eventual political freedom to all of her colonial possessions as soon as a generation of intellectuals and politicians, imbued through English education with the ideals of English culture, were ready to

take over, but under no circumstances would the British Government tolerate for a single moment an independent Islamic state. (Lord Cromer, In Modern Egypt 1908)³

"انگلیٹڈ اس پر راضی تھا کہ جیسے ہی دانشوروں اور سیاستدانوں کی ایک ایسی نسل جس پر انگریزی تعلیم کا انگریزی تہذیب کے ساتھ رنگ چھا ہوا ہو نظام سنبھالنے کیلئے تیار ہوں تو اپنی تمام نوآبادیاتی ملکیتوں کو سیاسی آزادی عطا کر دے۔ لیکن کسی بھی قسم کے حالات میں برطانوی حکومت ایک لمحہ کیلئے بھی ایک آزاد اسلامی ریاست قبول نہیں کرے گی۔"

اس دور کے بعد مسلمانوں میں جمہوریت اور آمریت کے ساتھ بادشاہت کا ایک نیا تعارف کروایا گیا۔ آزادی کی ایک نئی تعریف کی گئی جس کا مقصد نفوذ باللہ 'اللہ کی بندگی سے آزادی' ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاحال امریکہ کا تحقیقاتی ادارہ Freedom House بشمول پاکستان سوائے ایک دو ممالک کے تمام اسلامی ممالک کو 'غیر آزاد' ملک قرار دیتا ہے۔⁴

11/9 کے واقعے کے بعد سے اسلام اور دہشت گردی کو ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ جہاد اور دہشت گردی کو ہم معنی استعمال کرتے ہوئے سیاسی اسلام اور غیر سیاسی اسلام، صوفی اسلام اور تشدد پسند اسلام، روشن خیالی، جنگ فکری، قدامت پسندی، شدت پسندی اور انتہا پسندی جیسی اصطلاحات غیر یقینیت پھیلانے، اسلام کو بدنام کرنے اور دنیا کو اسلام سے متنفر کرنے کیلئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ جن اقوام نے جنگ عظیم اول اور دوم میں کروڑوں انسانوں کو ہلاک کیا۔ معصوم انسانوں پر ایٹم بم برسانے وہ انسانی حقوق اور عورتوں کے حقوق کے نام پر مسلمانوں پر عرصہ حیات تلک کرنے گئے

ہیں۔ قوی اور بین الاقوامی سطح پر ہونے والے پروپیگنڈے کا مقصد دشمن کا مسلمانوں کے خلاف اپنی سرگرمیوں پر پردہ ڈالنا، ظلم کیلئے جو ازبید کرنا اور مسلمانوں کی نئی نسل کیلئے خود کو آئینہ بنانا ہے تاکہ وہ حالات حاضرہ سے غافل رہیں، دشمن کو دشمن نہ سمجھیں اور اپنی تہذیب و دین سے بیزار ہو جائیں۔ یہ پروپیگنڈا اس قدر مؤثر ہے کہ علماء بھی جب کسی دہشت گردی کے واقعے کی مذمت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ذہنی و نظریاتی تحریک کارکن کے اس تباہ کن عمل نے نوجوان نسل کو تباہ کر دیا ہے اور باقی کسرفاشی و عریانیٹ نے پوری کر دی ہے۔

ہم دہشت گردی کا ذکر بار بار سنتے ہیں لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ دنیا میں دہشت گردی کی کوئی تعریف متعین نہیں کیونکہ جب دہشت گردی کی تعریف کی جاتی ہے تو تعریف کرنے والا خود ہی اس تعریف کی روشنی میں دہشت گرد قرار پاتا ہے۔ امریکی محقق رابرٹ اسے پیپ نے دہشت گردی کی تین اقسام بیان کی ہیں:

1. Demonstrative Terrorism
2. Destructive Terrorism
3. Suicide Terrorism⁸

Demonstrative Terrorism سے مراد دہشت گردی کی وہ قسم ہے جس کا مقصد تشدد پھیلانا اور شہرت کا حصول ہوتا ہے تاکہ نئے لوگوں کو بھرتی کیا جائے نیز دنیا کی توجہ حاصل کی جائے۔ اس قسم میں لوگوں کو مارنا نہیں بلکہ لوگوں کا زیادہ دیکھنا مقصود ہے۔ جیسے کسی جہاز کو انہما کرنا وغیرہ۔ Destructive Terrorism میں دہشت گرد کو شش کرتے ہیں کہ مد مقابل کو زیادہ سے زیادہ جانی اور مالی نقصان پہنچایا جائے۔ جیسے امریکہ کا جاپان پر ایٹم بم گرانا۔ دہشت گردی کی تمام اقسام میں سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ Suicide Terrorism ہے

ان حملوں میں حملہ آور نہ صرف دشمن کو جانی و مالی نقصان پہنچاتا ہے بلکہ اس حملہ کے نتیجے میں اپنی جان بھی گنوا بیٹھتا ہے۔ جیسے یودی رہنما سمسون کا تین ہزار لوگوں کو خود کش حملہ میں قتل کرنا۔ خود کش حملوں کے موضوع پر انگریزی، عربی اور اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء اس کی علت یا حرمت پر فتاویٰ بھی جاری کر چکے ہیں۔ حال ہی میں ایک "مبسوط تاریخی فتویٰ" اس موضوع پر شائع کیا گیا۔ کتاب کے سرورق میں دہشت گردی کو خوارج کے ساتھ جوڑ کر تاریخی اعتبار سے ایک سنگین غلطی کا ارتکاب کیا گیا کیونکہ یہ فتویٰ بین الاقوامی سطح پر دیا گیا تھا اس لئے اس سے عالمی سطح پر یہ تاثر جاتا ہے کہ پوری دنیا میں دہشت گردی کے اصل موجد، مرتکب، محرک اور ذمہ دار مسلمان ہیں جو اسلام کی لفظ تعبیر و تفسیر کی بنیاد پر تشدد پسندی کا راستہ اختیار کر کے دہشت گرد بن گئے ہیں اور پوری دنیا کا امن ان کی وجہ سے خطرے میں ہے۔ لہذا پوری دنیا کو چاہئے کہ ان کا قلع قمع کرے جس کا حکم قرآن و سنت میں بھی دیا گیا ہے۔ اسی فکر کو بنیاد بنا کر بجائے اس کے مسلم ریاستیں انسان دشمنوں کے خلاف اتحاد کریں وہ ایک دوسرے کے خلاف جنگوں میں باہمی تعاون پر معاہدے کر رہی ہیں۔ مرنے والے مسلمان ہیں۔ مارنے والے بھی مسلمان ہیں۔ میدان جنگ بھی ہماری ہی زمین ہے۔ دشمن وہ لوگوں کو اسلحہ دے کر ہمیں فدا کر رہا ہے۔ خود کش حملوں سے متعلق شہریات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں 1982ء سے 2015ء تک صرف 4 حملے ہوئے ہیں جبکہ سب سے زیادہ خود کش حملے عراق، افغانستان اور پاکستان میں ہوئے ہیں۔ پیش نظر کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ دہشت گردی کے قتلے کو اسلام کے ساتھ جوڑنے کی کئی گئی جائے اور تاریخی تناظر میں اس کی وضاحت کی جائے کہ خود کش حملوں کے موجد یودی ہیں اور دنیا کی تمام اقوام میں خود کش حملہ آور پائے جاتے ہیں۔ یقینی طور پر پاکستان میں ہونے والے

The Colonization of Countries with Large Muslim Population*

Countries	Controlling power	Occupation time period
Afghanistan	Britain, Russia, and the US	1859-1919; 1975-89; 2001-present
Albania	Italy/ Germany	1939-44
Algeria	France	1830-1962
Armenia	Russia	1916-18
Azerbaijan	Russia	1828-1918; 1920-91
Bahrain	Britain	1913-71
Bangladesh (East Pakistan, formerly part of India)	Britain	1858-1947
Bevin (Dahomey)	France	1894-1960
Borneo (Island of Kalantan in Malay archipelago)	Netherlands, Britain, Japan	1824-1941; 1941-45

تمام خود کش حملے ناجائز اور حرام ہیں جن میں معصوم لوگوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور ملک کے امن و امان کی صورت حال کو خراب کیا جاتا ہے۔ اگر تحقیق کی جائے تو بقول جبریل شاہد عزیز پاکستان میں ہونے والے ان تمام بم دھماکوں میں بین الاقوامی طاقتیں ملوث ہیں تاکہ پاکستانیوں کو اپنے اپنے آپ سے پر عمل کرنے کیلئے مجبور کیا جاسکے۔ اس کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ امریکہ کے افغانستان پر حملہ سے قبل پاکستان میں خود کش حملوں کے صرف ایک یا دو واقعات تھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو قائم و دائم رکھے اور امت مسلمہ کی مدد فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر میر محمود صدیقی

۲ اگست ۲۰۱۶ء

Chad	France	1913-60
China	n/a	n/a
Comoros	France	1886-1961
Côte d'Ivoire	France	1892-93; 1893-1960
Cyprus	Britain; Turkey and Greece	1914-60; 1960-present
Djibouti	France	1888-1977
Egypt	Britain	1882-1922; 1922-54 de facto control
Eritrea	Italy; Britain; Ethiopia	1890-1941; 1941-62; 1962-93

Country	Controlling power	Occupation time period
Bosnia and Herzegovina	Austria-Hungary, etc.	1908-15
Brunei	Britain	1888-1984
Burkina Faso	France	1896-1960
Burma (Myanmar)	Britain	1852-1948
Cameron	Portuguese; Netherlands; Germany; Britain and France; Britain	1520-1600s; 1600s-1884; 1884-1916; 1916-60
Celebes (Indonesia)	Netherlands	

فیر مسلم خودگی ملہ آور۔۔۔ تاریخی تجزیہ

Iran	n/a	n/a
Iraq	Britain	1919-32
Jordan	Britain	1919-46
Kazakhstan	Russia/ USSR	1731-1991
Kenya	Britain	1895-1920; 1920-63
Kuwait	Britain	1899-1961
Kyrgyzstan	Russia/ USSR	1876-1991
Lebanon	France	1920-26; 1940-41
Liberia	n/a	n/a
Libya	Italy, France and Britain	1911-42; 1942-51

فیر مسلم خودگی ملہ آور۔۔۔ تاریخی تجزیہ

Country	Controlling power	Occupation time period
Ethiopia	Italy	1889-96; 1935-41
Gambia	Portugal; Britain	1435-1889; 1894-1965
Georgia	Russia; USSR	1801-1918; 1921-91
Ghana	Portugal; Britain	1482-1874; 1874-1957
Guinea	France	1891-1958
Guinea-Bissau	Portugal	1846-1974
India	Britain	1858-1947
Indochina (Cambodia, Laos, Vietnam)	France	
Indonesia	Netherlands	1670-1949

فہرست خود مختار ممالک اور علاقے

Nigeria	Britain	1851-1960
Oman	Portugal	1507-1650
Pakistan (West Pakistan - formally part of India)	Britain	1858-1947
Palestine	Britain	1917-47
Qatar	Britain	1916-71
Saudi Arabia	n/a	n/a
Senegal	Portugal; Netherlands; France; Britain	1444-1677; 1588-1677; 1659-1763, 1775-1960

فہرست خود مختار ممالک اور علاقے

Country	Controlling power	Occupation time period
Macedonia	Bulgaria; Germany; Yugoslavia	1914-18; 1939-45; 1945-91
Maldives	Portugal; Netherlands; Britain	1558-73; 1600s; 1796-1963
Malaysia	Britain	1826-1957
Mali	France	1898-1960
Mauritania	France	1904-60
Morocco	Spain; France	1884-1912; 1912-56
Niger	France	1890-1960

فہرست مسلم خود کشی حملہ آور۔۔۔ تاریخ، وجوہ

Tanzania	Portugal; Germany; and Britain	1506-1699; 1884-86; 1896-16; 1916-61
Togo	Denmark; Germany; Britain and France	18th century; 1884- 1914; 1914-60
Tunisia	The Ottomans; France	1600s-1881; 1881-1956
Turkey	Ottoman Empire	1299-1922
Turkmenistan	Russia/ USSR	1881-1991
United Arab Emirates	Britain	1892-1971
Uzbekistan	Russia/ USSR	1865-1991
Western Sahara	Spain	1884-1976
Yemen	n/a	n/a

فہرست مسلم خود کشی حملہ آور۔۔۔ تاریخ، وجوہ

Country	Controlling power	Occupation time period
Sierra Leone	Britain	1808-1961
Somalia	Britain, Italy	1887-1960; 1889- 1960
Sudan	Egypt, Britain (Eastern Sudan); France (Western Sudan)	1899-1956
Syria	The Ottomans; France	1500-1918; 1920-46

غیر مسلم اور باطنی خود کش حملہ آوروں کی تاریخ

ہر دور میں آلات حرب و طرق جنگ و جدال میں تیزی سے تبدیلی آتی رہی ہے۔ بعض ممالک نے اپنے جنگی جنوں اور تمام دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنے کی خواہش میں ایسے جہلک ہتھیار بھی ایجاد کر لئے ہیں جن کے ذریعے دشمن کو لکھنوں میں ناقابل حلفائی نقصان سے دوچار کیا جاسکتا ہے۔ اس جنگی جنوں کے نتیجے میں ارض و سامنے گزشتہ صدی سے شامل کروڑوں انسانوں کو لقمہ اجل بننے ہوئے دیکھا ہے۔ انشٹائی (fission) اور انضمامی (fusion) بم کی ایجاد کے بعد ہر ملک اپنی ہتھکڑی اس کے حصول اور پھر اس طاقت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کی دوڑ میں شریک ہے۔ میزائل، جدید جنگی بحری اور ہوائی جہاز، ذہریلی گیسوں اور دیگر جدید تکنیکی آلات حرب کے ساتھ ساتھ نفسیاتی جنگ اور ذہنی تحریب کاری کے مختلف طریقوں کو دریافت کر کے طاقتور، کمزور کو اپنا غلام بنانے اور ساری دنیا کے دساکل پر قبضہ کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ 9/11 کے بعد دنیا میں اپنے سے کئی گنا طاقتور دشمن پر حملہ آور ہونے کے ایک قدیم طریقے کا جدید تعارف ہوا اور وہ حملہ آور کا اپنی جان کو تلف کرتے ہوئے دشمن پر حملہ کرنا ہے جس کو عرف عام میں خود کش یا فدا فی حملہ کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں اس جدید بم کو سائیڈ (Suicide Bombing) یا (Suicide Attack) کہا جاتا ہے۔ اس کی تعبیر (Homicide Bombing) یا (Genocide Bombing) سے بھی کی جاتی ہے۔ عربی زبان میں اس طرز کے حملے لئے ہجوم انتحاری، عملیہ انتحاریہ، عملیہ استشہادیہ اور عملیہ فدا فیہ کی اصطلاحات رائج ہیں۔

کائنات میں انسان کے نزدیک سب سے زیادہ قیمتی شے اس کی جان ہوتی ہے۔ تاہم خود کش حملہ آور اپنے خاص مقاصد کے حصول کیلئے خود کش دھماکے میں اپنی جان دے دیتا ہے۔ یہ انسانی بم ایسا بم ہے جس کا توڑ ابھی تک کسی بھی ملک کے پاس موجود نہیں۔ اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ خود کش حملے اپنی ابتدائی یا اصل صورت میں تاریخی اعتبار سے نہایت قدیم ہیں۔ جبکہ دور حاضر میں اس کے طریقوں، اہداف و مقاصد نے نہایت ہی جدید شکل اختیار کر لی ہے۔ عمومی طور پر جب خود کش حملوں کی تاریخ بیان کی جاتی ہے تو اس کا آغاز مسلمانوں کے کسی گروہ سے کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں قاری کے ذہن میں یہ تاثر ابھرتا ہے کہ شاید دنیا میں خود کش حملوں کی ابتداء کرنے والے مسلمان ہیں اور اس وقت دنیا میں ہر جگہ مسلمان ہی خود کش حملوں میں مصروف ہیں۔ خود کش حملوں کی تاریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کی تاریخ بہت پرانی ہے اور دنیا کی کئی اقوام میں کئی نہ کسی صورت میں اس کا تصور پایا جاتا ہے۔

تاریخ انسانی کا پہلا خود کش حملہ اور بائبل

بائبل (Bible) دو حصوں پر مشتمل مختلف کتابوں کا مجموعہ ہے۔ یہ دو حصے عہد نامہ قدیم (Old Testament) اور عہد نامہ جدید (New Testament) کے نام سے معروف ہیں۔ عہد نامہ قدیم کو یہودی الہامی کتاب مانتے ہیں جبکہ مسیحی عہد نامہ قدیم اور جدید دونوں پر ایمان لاتے ہیں۔ عہد نامہ قدیم میں مختلف کتابوں میں سے ایک "کتاب القضاۃ" (Judges) ۱۶: ۱۱ ہے، جو عہد نامہ قدیم میں ساتویں نمبر پر ہے۔ عہد نامہ قدیم میں ہونے کی وجہ سے یہود و مسیحی حضرات کیلئے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مسیحیوں میں کیتھولک (Catholic) اور پروٹسٹنٹ

(Protestant) کی بائبل میں کتابوں کی تعداد کے اعتبار سے فرق ہے۔ کیتھولک بائبل میں تیس (73) کتابیں جبکہ پروٹسٹنٹ بائبل میں چھیانوے (66) کتابیں ہیں۔ (۱۰) یاد رہے کہ ”کتاب القضاۃ“ (Judges) عہد نامہ قدیم کی وہ کتاب ہے جس کے خدا کا حکام ہونے پر دیئے مسیحیت کے دونوں گروہوں کا اتفاق ہے۔ پس اس کتاب پر ایمان

لانا یہودیہ اور عالم مسیحیت کیلئے لازمی ہے۔



قضاہ (Judges) میں بنی اسرائیل (Children of Israel) کی تاریخ کی بعض کہانیاں ذکر

ہیں۔ یہ کہانیاں بنی اسرائیل کے قومی ہیروز (National Heroes) کے کارناموں پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے اکثر فوجی رہنما تھے۔ اس کتاب میں درج کہانیوں کا اصل درس یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی بقا خدا کے ساتھ وفاداری پر منحصر ہے جبکہ غداری کی صورت میں ہمیشہ تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تاہم جیسے ہی اس کے بندے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ ان کی رہنمائی کیلئے تیار رہتا ہے۔ اس کتاب میں مذکور ان ہیروز کو قضاہ (Judges) کہا جاتا ہے اسی لئے اس کتاب کا نام کتاب القضاۃ (Judges) رکھا گیا ہے۔ (۱۱)

بنی اسرائیل کے ان ہیروز میں مشہور و معروف نام سمسون (Samson) یا شمشون (۱۱) ہے۔ بائبل کی کہانیوں میں سمسون کو کافی شہرت حاصل ہے۔ بائبل کے مطابق خدا نے بنی اسرائیل کے گناہوں کی وجہ سے ان پر چالیس سال تک فلسطینیوں (Philistines) کو عکرائی کیلئے مسلط کر دیا تھا۔ خدا نے بنی اسرائیل کی آزادی اور فلسطینیوں (Philistines) کے خلاف بنی اسرائیل کی مدد کیلئے سمسون کا انتخاب کیا۔ سمسون یہودیوں کا ایک غیر معمولی طاقتور رہنما تھا۔ ہماری معلومات کے مطابق انسانی تاریخ کا سب سے پہلا شخص جس نے خود کشی حملہ کیا۔ بائبل کے مطابق وہ خدا کی طرف سے منتخب کردہ بائبل کا یہودی ہیروز سمسون ہے، جس نے اپنے اس خود کشی حملے میں فلسطینیوں (Philistines) کے پانچ بادشاہوں، عورتوں، بچوں اور مردوں سمیت تین ہزار افراد کو قتل کر کے اپنی قوم بنی اسرائیل کو فلسطینیوں سے نجات دلائی۔ یہ واقعہ تقریباً 1200 قبل مسیح میں یعنی حال سے تقریباً 3200 سال پہلے رونما ہوا۔ (۱۲) کتاب القضاۃ (Judges) میں سمسون کی کہانی باب ۱۳-۱۴-۱۵ اور ۱۶ میں ذکر ہے۔ باب ۱۶ میں اس حملے کے بارے میں ذکر ہے:

25 And it came to pass, when their hearts were merry, that they said, Call for Samson, that he may make us sport. And they called for Samson out of the prison house; and he made them sport: and they set him between the pillars. 26 And Samson said unto the lad that held him by the hand, Suffer me that I may feel the pillars whereupon the house standeth, that I may lean upon them. 27 Now the house was full of men and women; and all the lords of the Philistines were there; and there were upon the roof about three thousand men and women, that beheld

while Samson made sport.²⁸ And Samson called unto the LORD, and said, O Lord GOD, remember me, I pray thee, and strengthen me, I pray thee, only this once, O God, that I may be at once avenged of the Philistines for my two eyes.²⁹ And Samson took hold of the two middle pillars upon which the house stood, and on which it was borne up, of the one with his right hand, and of the other with his left.³⁰ And Samson said, Let me die with the Philistines. And he bowed himself with *all his* might; and the house fell upon the lords, and upon all the people that were therein. So the dead which he slew at his death were more than *they* which he slew in his life.³¹ Then his brethren and all the house of his father came down, and took him, and brought *him* up, and buried him between Zorah and Eshtaol in the buryingplace of Manoah his father. And he judged Israel twenty years. (13)

”اور ایسا ہوا کہ جب ان کے دل نہایت شاد ہوئے تو وہ کہنے لگے کہ مسون کو بڑا دکھ ہمارے لیے کوئی تکمیل کرے سو انہوں نے مسون کو قید خانے سے بلوایا اور وہ ان کیلئے تکمیل کرنے لگا اور انہوں نے اس کو دو ستونوں کے بیچ کھڑا کیا تب مسون نے اس لڑکے سے جو اس کا ہاتھ پکڑے تھا کہا مجھے ان ستونوں کو جن پر یہ گھر قائم ہے تھامنے دے تاکہ میں ان پر ٹیک لگاؤں اور وہ گھر سردوں اور غور قوں سے گھرا تھا اور فلسطینیوں کے سب سردار وہیں تھے۔ اور محبت پر تقریباً تین ہزار مرد وہیں تھے۔ جو مسون کے تکمیل دیکھ رہے تھے تب مسون نے خداوند سے فریاد کی اے مالک خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے یاد کر اور میں تیری منت کرتا ہوں اے خداوند اس وفد اور تو

مجھے زور بخش تاکہ میں ایک بارگی فلسطینیوں سے اپنی دونوں آنکھوں کا بدلہ لوں اور مسون نے دونوں درمیانی ستونوں کو جن پر گھر قائم تھا پکڑ کر ایک پر دابنے ہاتھ سے اور دوسرے پر بائیں سے زور لگایا اور مسون کہنے لگا کہ فلسطینیوں کے ساتھ مجھے بھی مرنا ہی ہے سو اپنے مارے زور سے بھٹکا اور وہ گھر ان سرداروں اور سب لوگوں پر۔ جو اس میں تھے۔ گر پڑا یہی وہ مردے جن کو اس نے اپنے مرتے دم مارا ان سے بھی زیادہ تھے جن کو اس نے جیتے جی قتل کیا۔ جب اس کے بھائی اور اس کے باپ کا سارا گھر آگ آگیا اور وہ اسے اٹھا کر لے گئے اور صحرہ اور امثال کے درمیان اس کے باپ منوح کے قبرستان میں اسے دفن کیا وہ جس برس تک اسرائیلیوں کا قاضی رہا۔“ (14)

حسام و فتاح

1۔ بائبل کے مطابق بنی اسرائیل کو فلسطینیوں سے نجات دینے کیلئے خدا نے مسون کو پیدا کیا۔ فلسطینی ان پر چالیس سالوں سے حکومت کر رہے تھے۔ خدا نے مسون کے والدین کو بشارت دی کہ مسون اپنی ماں کے پیٹ سے لے کر اپنی موت تک خدا کیلئے وقف رہے گا۔

2۔ مسون خدا کے منصوبے کے مطابق ایک فلسطینی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہوا اور اس سے شادی کی۔

3۔ مسون ایک انتہائی غیر معمولی طاقتور یہودی بیرو تھا۔ خدا نے اس کو اتنی قوت عطا فرمائی تھی کہ اس نے شیر کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کیا۔

4۔ مسون اتنا طاقتور تھا کہ اس نے ایک گدھے کی جڑے کی ہڈی سے ایک ہزار فلسطینیوں کو قتل کیا۔

۵۔ مسون نے غزہ (Gaza) میں ایک بدکار عورت دیکھی اور اس کے پاس گیا۔ غزہ کے لوگوں نے اسے گھیر لیا۔ وہ ساری رات شہر کے پھاٹک پر اس کی گھات میں بیٹھ رہے تاکہ صبح اس کو قتل کریں۔ مسون آدمی رات تک اس عورت کے پاس لیٹا رہا اور آدمی رات کو اٹھ کر شہر کے پھاٹک کے دونوں پولوں اور دونوں بازوؤں کو پکڑ کر اکھاڑ لیا اور ان کو اپنے کندھوں پر رکھ کر ایک پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا۔

۶۔ مسون اس کے بعد ایک اور عورت کے عشق میں پڑ گیا جس کا نام دلیلہ (Delilah) تھا۔ فلسطینیوں کے بادشاہوں نے اس عورت کو انعام کے عوض اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ مسون کی بے پناہ طاقت کا راز اسے بتا دے تاکہ وہ قتل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ دلیلہ نے تین بار کوشش کی مگر مسون نے اس کو جھوٹ بول کر ہارام کر دیا۔

۷۔ دلیلہ نے جس کے عشق میں مسون مبتلا تھا، مسون کو اپنی محبت اور اصرار سے مجبور کر کے آخر کار اس کی طاقت کا راز پوچھ لیا کہ اس کے سر پر کبھی استرہ نہیں بھیرا گیا ہے کیونکہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے ہی خدا کیلئے وقف ہے۔ اگر اس کا سر مونڈ دیا جائے تو اس کی ساری طاقت جاتی رہے گی اور وہ عام آدمیوں کی طرح ہو جائے گا۔ دلیلہ نے مسون کو اپنی زانوؤں پر سلا کر فلسطینیوں کو بلوا کر اس کا سر منڈوا دیا جس کی وجہ سے مسون کی ساری طاقت ختم ہو گئی۔ مسون کو اس بار فلسطینیوں نے گرفتار کر لیا اور اس کی آنکھیں نکال لیں۔

۸۔ فلسطینیوں کے بادشاہوں نے اپنے دیوتا کے شکر میں ایک جشن کا انعقاد کیا جس میں لوگ مسون کو دیکھتے اور اپنے دیوتا کا شکر ادا کرتے کہ اس نے ان کو ہلاک

کرنے والے کو ان کے حوالے کر دیا ہے۔ مسون کو ان دو ستونوں کے درمیان کھڑا کر دیا گیا جن پر وہ عمارت قائم تھی جو مردوں اور عورتوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں فلسطینیوں کے پانچ بادشاہ اور اور تقریباً تین ہزار مردوزن تھے۔ مسون نے خدا سے دعا کی کہ اسے صرف ایک بار اور طاقت دے دی جائے تاکہ وہ ان سے اپنا بدلہ لے سکے۔ مسون نے کہا:

Let me die with the Philistines⁽¹⁵⁾

فلسطینیوں کے ساتھ مجھے بھی مرنا چاہیے۔ (16)

مسون نے ان دو ستونوں کو جن پر پوری عمارت قائم تھی زور لگا کر تمام بادشاہوں اور عمارت میں موجود افراد پر گرا دیا۔ مسون نے اپنے خود کش حملے کے نتیجے میں آجے لوگوں کو قتل کیا جتنے اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں مارے تھے۔

۹۔ یہ واقعہ تقریباً 1200 قبل مسیح، یعنی حال سے تقریباً 3200 سال پہلے رونما ہوا۔
۱۰۔ انسانی تاریخ کا سب سے پہلا خود کش حملہ بنی اسرائیل کے ایک قوی یہودی ہیرو مسون نے فلسطینیوں کے خلاف کیا جس کے نتیجے میں اس نے پانچ بادشاہوں سمیت تقریباً تین ہزار مردوں اور عورتوں کو قتل کیا۔ اس واقعے میں مرنے والے افراد کی تعداد 9/11 کے خود کش حملوں میں مرنے والے افراد کے برابر ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے حملوں میں مرنے والے افراد کی تعداد بھی Robert A. Pape کے مطابق 3000 تھی۔ (17)

۱۱۔ یہ واقعہ یہودی ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔ مشہور و معروف امریکی مصنف Noam Chomsky اس واقعے کے تناظر میں یہودی ذہنیت کی

عکاسی Complex سے کرتے ہوئے کہتا ہے:

"If anybody pushes us too far, we'll bring down the universe" ۱۱

اگر کوئی ہمیں بہت دور تک دھکیلے گا تو ہم کائنات کو مہدم کر دیں گے۔

۱۲۔ تاریخ انسانی کے اس سب سے پہلے یہودی خودکش حملہ آور کی

کہانی نظم کی صورت میں ہمارے تعلیمی اداروں میں نصاب کا حصہ ہے۔ ہائیکل کی اس کہانی کو مشہور و معروف انگریزی دان John Milton (1608-1674) نے Samson Agonistes کے نام سے منظوم انداز میں تحریر کیا ہے جو لندن میں پیدا ہوا اور سات سال تک Christ College, Cambridge میں تعلیم حاصل کر کے ایک اعلیٰ درجے کا Classical Scholar تسلیم کیا گیا۔ اس انگریزی نظم کو ہمارے اسکولز کی انگریزی کی کتاب کی زینت بنایا گیا۔ اس نظم کو English Selections from Verses, Class 9th and 10th میں پڑھا جاسکتا ہے۔ (۱۱)

میں تعلیمی نصاب میں اس قسم کی کہانیاں شامل کرنا اور طلبہ کا ان کو پڑھنا کسی امن کے حتمی معاشرے کیلئے کسی طور پر مناسب نہیں کیونکہ جب طالب علم ابتدائی دور سے ہی ایک ایسے خودکش حملہ آور کی کہانی پڑھے گا جس نے تین ہزار سے زائد افراد کو قتل کیا تو یقیناً اس کے معنوی منفی اثرات اس کی شخصیت، کردار، نفسیات اور معصوم ذہنیت کو شدید طریقے سے متاثر کریں گے۔

Suicide Missions کی ابتدائی صورتیں

خودکش حملہ آور کا نیم، ہیٹ یا کار و غیرہ کے ذریعے سے خودکش حملہ کرنا جدید دور کے خودکش حملوں کی جدید صورت ہے البتہ خودکش حملوں کے اپنی ابتدائی صورت میں کئی ایک واقعات ملتے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ انسانی میں کئی ایک جماعتیں اور افراد یہ کام کرتے رہے ہیں۔ University of Chicago کے پروفیسر Robert A. Pape خودکش دہشت گردی کے بارے میں کہتے ہیں:

Instances of suicide terrorism did occur earlier, although these were mainly suicide missions rather than suicide attacks, and were much less common than they are now. The three best known of these earlier suicide campaigns were those of the ancient Jewish Zealots, the eleventh and twelfth century Assassins, and the Japanese kamikaze during World War II. ۲۰

مذہب دہشت گردی کی مثالیں ابتدا میں بھی واقع ہوئی ہیں۔ اگرچہ یہ خودکش حملوں کے بجائے خودکش مشن تھے اور آج کے مقابلے میں بہت کم

عام تھے۔ اس خود کش تحریک میں تین گروہ بہت زیادہ مشہور ہیں زیلو تیس
یہودی۔ گیارہویں اور بارہویں صدی کے عیسائیں اور دوسری جنگ عظیم کے
دوران جاپانی کالی کازی۔"

ہر جنگ میں کچھ افراد اپنے ملک و قوم یا مذہب کی خاطر Suicide Mission
پر اپنی بہادری کے جوہر دکھاتے ہیں جہاں سے واپس آنا ان کیلئے ناممکن ہوتا ہے اور
بہر صورت موت کو گلے کا کر دشمن کو نقصان پہنچاتا ہوتا ہے۔ امریکی پرنسپل رائبرٹ
کے مطابق Suicide Terrorism اور Suicide Missions کے واقعات
قدیم تاریخ میں بھی ملتے ہیں جن میں سرفہرست Zealots کا دہشت گرد یہودی گروہ
ہے۔

زیلو تیس (Zealots) یہودیوں کا دہشت گرد گروہ



زیلو تیس (Zealots) یہودیوں کا ایک
قدیم دہشت گرد خود کش گروہ ہے، جن
کی کاروائیوں کا مقصد Judea یعنی یہود
کو مشرک رہائیوں کے قبضے سے نجات
دلانا اور ہر اس شخص کو قتل کرنا تھا جو
یہودی مخالف جذبات کو پیدا کرنے میں اپنا
کردار ادا کرتا تھا۔ اس گروہ نے تقریباً
قبل مسیح سے لے کر A.D. 77 تک اپنے
مقاصد کے حصول کیلئے تشدد کو استعمال کیا

اور کئی ایک افراد کو قتل کیا۔ انہی میں پیدا ہونے والے ایک اور گروہ کا نام Sicarii
ہے۔ یہ گروہ چھوٹے شخصوں سے دن دھارے بر دھم میں اپنے دشمنوں کو ہلکا کرتے
اور دہشت پھیلاتے۔²¹ یہ ہمیشہ خود کش مشن پر ہوتے تھے کیونکہ جوں ہی ان کو گرفتار
کیا جاتا انہیں انتہائی عبرتناک طریقے سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا اور صلیب پر چڑھا دیا
جاتا یا انہیں زندہ ہلا دیا جاتا تھا۔ اس گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ زندہ گرفتار
ہونے کے بجائے موت کو ترجیح دیتے تھے۔ بائبل کے مطابق حضرت سیدنا یحییٰ مسیح علیہ
السلام کے حواری شمعون (Simon) بھی زیلو تیس Zealot تھے۔²² اس گروہ کے
بارے میں ہمارا یہ بیان کسی قسم کے تعصب پر مبنی نہیں بلکہ مغربی مصنفین کی تحقیق پر
مبنی ہے۔ Robert A. Pape ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

The world's first suicide terrorists were probably
two militant Jewish revolutionary groups, the
Zealots and the Sicarii. Determined to liberate
Judea from Roman occupation, these groups
used violence to provoke a popular uprising-
which historian credit with precipitating the
"Jewish War" of A.D. 66-committing numerous
public assassinations and other audacious acts of
violence in Judea from approximately 4 B.C. to
A.D. 70. They attacked their victims in broad
daylight in the heart of Jerusalem and other
centers using small, sicklelike daggers (siccae in
Latin) concealed under their cloaks. Many of
these must have been suicide missions, since the
killers were often immediately captured and put
to death-typically tortured and then crucified or
burned alive.

One of the earliest attacks was an attempt by ten

Jewish Zealots to assassinate Herod, the ruler of Judea installed by Rome, for his role in establishing a set of institutions (such as the gymnasium and the arena, and the display of graven images of Roman emperors) that were particularly inimical to Jewish custom and law. Although the plot ultimately failed, the account of what happened when the Jews were brought before Herod presents a remarkable picture of individuals willing to die to complete their violent mission. 23

”دنیا کے سب سے پہلے خود کش دہشت گرد غالباً دو یہودی مذہب دان تھے۔ ان کے نام Sicarii تھے۔ ان کے مقصد یہودی رومیوں کے تسلط سے آزاد کروانا تھا۔ ان گروہوں نے مذہب کو اختیار کیا تاکہ عوامی بغاوت پیدا کریں جسے مؤرخین 66 عیسوی کی یہودی جنگ کا سبب بنیال کرتے ہیں۔ انہوں نے تقریباً 4 قبل مسیح سے 70 عیسوی تک Judea میں کئی افراد کو قتل کیا اور کئی ایک دیر اندہ مذہب کے کام کیے۔ انہوں نے اپنے مذہب پر دن کی روشنی میں بد مذہب کے قلب اور دیگر مراکز میں درستی لیا جس نے فخریوں کو استعمال کرتے ہوئے (جن کو لاطینی میں Sicea کہا جاتا ہے) حملہ کیا انہیں وہ اپنے چہروں کے نیچے چھپا لیتے۔ ان میں سے کئی ایک خود کش مشن پر ہوتے کیونکہ اکثر قاتلوں کو فوراً پکڑ لیا جاتا اور بدترین مذہب کے بعد قتل کر دیا جاتا اور مصلوب کر دیا جاتا یا زعمہ جلا دیا جاتا۔ ان حملوں میں سب سے پہلی کوشش وہی ذیلی تھی یہودیوں کا ہیرودے کو قتل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جسے رومیوں نے یہودیوں کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اسے اس لیے مقرر کیا گیا تھا کہ اس کا ایسے ادارے قائم کرنے میں اہم کردار تھا جو خصوصاً یہودیوں کی تہذیب اور قانون کے خلاف تھے۔ اگرچہ یہ منصوبہ آخر کار ناکام ہو گیا مگر جب یہودیوں

کو ہیرودے کے سامنے لایا گیا تو جو واقع ہو اور ان افراد کی لٹاپیں تصویر پیش کرتا ہے جو مرنے کی خواہش رکھتے تھے تاکہ وہ اپنے مذہب دانہ مقصد کو پورا کر سکیں۔“

ان کے بارے میں رابرٹ مزید لکھتے ہیں:

The leader of the Sicarii, Eleazar, is said to have given the following speech just as the Romans were preparing for the final assault on the fortress: This grace has been given to us by God, namely to be able to die nobly and freely.....only our shared death is able to protect our wives and children from violation and slavery. . . . We, who have been brought up in this way, should set an example to others in our readiness to die..... this -suicide- is commanded by our laws. Our wives and children ask for it. God himself has sent us the necessity for it. 24

Sicarii کے رہنما Eleazar کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے درج ذیل تقریر اس وقت کی جب وہی ان کے قتل پر آخری جیلے کی تیاری کر رہے تھے:

”یہ عزت ہمیں خدا کی طرف سے عطا کی گئی ہے یعنی عزت اور آزادی کے ساتھ مر جانا۔۔۔ صرف ہماری مشترکہ موت ہی اس قابل ہے کہ ہماری بیویوں اور بچوں کو بے رحمی اور غلامی سے محفوظ رکھا سکے۔۔۔ ہمیں جنہیں اس طریقے پر گھروں میں پر وانا چڑھایا گیا ہے وہ سروس کیلئے ایک مثال قائم کرنی چاہیے۔ ہماری مرنے کیلئے رضامندی میں یہ۔۔۔ خود کشی۔ ہماری شریعت کا

عزم ہے۔ ہماری بی بیوں اور ہمارے بچے اس کا سوال کرتے ہیں۔ خدا نے خود ہمیں اس کی ضرورت ارسال فرمائی ہے۔"

ان کے بارے میں Encyclopedia of Religion and War میں ہے:

The Zealots embraced martyrdom, on the grounds that their deaths represented to God the commitment, not just of their group, but of the entire Jewish people. More practically, Zealots favored death to the imprisonment that would force them to break Jewish law and preferred the suicide of their women and children rather than have them raped or sold as slaves. This was a particular fear regarding Zealot children, who might be taken from their parents and raised as pagans.²⁵

زیلوٹس نے اس وجہ سے شہادت کو قبول کیا کہ ان کی موت نے خدا کے سامنے نہ صرف اپنے گروہ بلکہ پوری یہودی قوم کی طرف سے وعدے کو پورا کیا۔ مثلاً زیلوٹس نے امیری پر موت کو ترجیح دی جس نے انہیں اس پر مجبور کیا کہ وہ یہود کے قانون کو توڑیں اور اپنی عورتوں اور بچوں کی خودکشی کو ترجیح دیں، بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ جبراً نکاح کیا جائے یا انہیں غلاموں کی طرح بیچ دیا جائے۔ یہ زیلوٹس ہی بچوں کیلئے خاص طور پر خوف کی بات تھی کہ ان کو ان کے والدین سے لے کر مشرک کے طور پر پروان چڑھایا جائے۔

ان تمام عبارات سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام سے قبل زیلوٹس نامی ایک یہودی گروہ رومی حکومت کے خلاف 'آزادی' کی جنگ لڑ رہا تھا اور ان کے طریق جنگ میں "خود کشی" اہمیت کا حامل تھا۔

امیر المؤمنین حضرت مسرتاروق پر ایک مجوسی کا خود کش حملہ

Suicide Terrorism جیسا کہ ایک حملہ عالم اسلام پر خلافت راشدہ کے عہد میں ہوا۔ اس Suicide Mission کے نتیجے میں اہل ایمان کے امیر المؤمنین خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ عالم اسلام کے خلیفہ دوم کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ایک مجوسی غلام چکیاں بناتا تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے روزانہ چار درہم وصول کیا کرتے تھے۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا کہ اے اہل ایمان کے امیر مغیرہ نے مجھ پر زیادہ بوجھ ڈالا ہے۔ آپ اس سے بات کریں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اپنے آقا کے ساتھ احسان کرو۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ارادہ یہ تھا کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے معاملے میں بات کریں گے مگر وہ غضبناک ہو گیا اس نے کہا یہ میرے علاوہ تمام کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کر لیا اور ایک خنجر اپنے پاس دھار لگا کر زہر میں بھجا کر رکھ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بحیرہ سے قتل فرمایا کرتے تھے: اپنی مضیں سیدھی کر لو۔ ابو لولو آپ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور آپ کے شانے اور پہلو میں وار کئے۔ (26) آپ پر حملہ کرنے کے بعد وہ دائیں اور بائیں جس سمت بھی گیا اس خنجر سے تیرہ لوگوں کو زخمی کیا جن میں سے سات شہید ہو گئے۔ **لَقَدْ جَاءَكَ كَلْبٌ مِّنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ يَدْعُكَ عَلَيْهِ فَوَلَّوْاْ فَلْيُكَلِّمْهُمْ أَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَّنْ يَمُوتُ يَدْعُوْا كَلْبًا عَلَى الْوَلَعِ أَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَّنْ يَمُوتُ يَدْعُوْا كَلْبًا عَلَى الْوَلَعِ** (27) جب مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے یہ دیکھا تو اس پر ایک لمبی ٹوپی ڈال دی۔ پس جب اس موٹے لمبی کافر ابو لولو نے یہ گمان کیا کہ وہ بچا گیا ہے تو اس نے اپنا گلا خود کاٹ لیا۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پونچھنے پر جب انہیں یہ بتایا گیا کہ آپ پر حملہ

کرنے والا مسلمان نہیں تو آپ نے فرمایا: **الْمُتَعَذِّلُ الَّذِي لَمْ يَمُتْ بِمِلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** (۲۸) تمام تعزیمیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے میری موت ایک ایسے آدمی کے ہاتھ نہیں کی جو اسلام کو دعویٰ کرتا ہو۔

اس غلام کے پاس میں علامہ معنی فرماتے ہیں:

كُلُّ هَذَا الْعَمَلِ لِمَا دُونِ الْإِسْلَامِ وَكُلُّ مَسْئُولٍ يَكُنْ بَصْرَانِيًّا (۲۹)

وہ لڑکا بڑھی تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ پتھروں کو ترانہ تھا اور وہ مجوسی تھا اور کہا گیا ہے کہ وہ نصرانی تھا۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ عالم اسلام میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ۱۳ ہجری میں خلیفہ بنایا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ۲۳ھ میں ہوئی۔ اس طرح تقریباً دس سال آپ امیر المومنین کی حیثیت سے عالم اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ حضرت پیغمبر رضی اللہ عنہ کے مجوسی غلام ابو لؤلؤ فیر ورنے نہ صرف آپ کو شہید کیا بلکہ کئی مسلمانوں کو شہید کرنے کے بعد آخر میں گرفتاری نہ دینے کے ارادے سے اپنا گنا اپنے ہاتھ سے خود کاٹ لیا۔ اس کا یہ عمل دور جدید کے خود کش حملہ آور کے ذہن کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔ کیونکہ دور جدید میں بھی خود کش حملہ آور کا اصل مقصد اپنے ہدف کو نشانہ بناتے ہوئے خود اپنی جان دے دینا ہوتا ہے۔ اپنی جان بچانے کے خوف میں اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ مجرم گرفتار ہو جائے۔ لیکن جو شخص مار کر خود مرنا چاہتا ہو، یا خود مر کر مارنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنے مقصد میں زیادہ کامیاب، زیادہ نقصان دہ اور اپنے دشمن کو بے بس کر دینے والا ہوتا ہے۔ پس ایک مجوسی کا امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں کو شہید کرتے ہوئے گرفتاری دینے کے بجائے خود اپنے ہاتھ سے اپنا گنا کاٹ

لینا دور جدید کے خود کش حملوں کی ابتدائی صورت کو واضح کرتا ہے۔ اس دور میں کیونکہ ایسے آلات ایجاد نہیں ہوئے تھے کہ انسان خود کو ہلاک کرتے ہوئے دوسروں کی بھی جان لے۔ اس لئے وہ جیتنے لوگوں کو شہید کر سکتا تھا اپنے زہر میں بچھے ہوئے خنجر سے اتنے مسلمانوں کو شہید کیا پھر بالآخر اپنا گنا خود اپنے ہاتھ سے کاٹ لیا۔ اس کا یہ عمل اور ارادہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر اس کے پاس بم ہو تا تو وہ یقیناً اس بم کو استعمال کرتے ہوئے کئی مسلمانوں کو حریہ شہید کرتا اور اس گرفتاری کے بجائے اس دھماکے میں اپنی جان دینے کو ترجیح دیتا۔

خود کش حملوں کی جدید صورتیں اور غیر مسلم

سابقہ اوراق میں ہم نے تاریخ انسانی کے سب سے پہلے خود کش حملہ آور یہودی مسنون کے ذکر کے ساتھ خود کش مشن کی ابتدائی صورتوں کا ذکر کیا ہے۔ جس سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہو گئی کے دہشت گردی اور خود کش حملوں کے موجد اور ترغیب دہنے والوں میں اسلام اور اہل اسلام کا نام لینا سراسر ظلم اور تاریخی حقیقت کے خلاف ہے۔ خود کش یا فدا کی حملوں میں اپنی جان فدا کرنے والے کا مقصد بہر صورت اپنے ہدف کو حاصل کرنا اور دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔ کمزور گروہ یا فرد کا اپنے سے طاقتور دشمن کو نقصان پہنچانے کا یہ طریقہ دور قدیم میں بھی کسی نہ کسی صورت میں ہمیں ملتا ہے۔ تاہم دور جدید میں اس "انسانی بم" نے انتہائی جدید صورت اختیار کر لی ہے۔ بیسویں صدی میں جس گروہ نے اس طریق جنگ کا تعارف جدید انداز سے کرنا زیادہ جاپانی ہوا ہار Kamikaze (کامی کازی) ہیں۔

جپانی کای کاری (Japanese Kamikaze)

بیسویں صدی کا آغاز انسانی تاریخ کی سب سے بڑی نسل کشی سے ہوا۔ جنگ عظیم اول (1914-1918ء) اور جنگ عظیم دوم (1939-1945ء) کے نتیجے میں کم و بیش چھ کروڑ انسان قتلہ اجل بنے جبکہ زخمیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی۔ ان جنگوں کے نتیجے میں پوری دنیائے قابلِ حلفانی نقصان اٹھایا۔ جنگ عظیم دوم میں شریک دو ممالک جاپان اور امریکہ بھی قابلِ ذکر ہیں۔ جاپان اور امریکہ کے درمیان لڑی جانے والی جنگ 1941ء سے 1945ء تک جاری رہی جس کا اختتام جاپان کی تباہی اور بربادی کی صورت میں ہوا۔ اس جنگ میں جاپان نے ہتھیار اس وقت ڈالے جب امریکہ نے 6 اگست کو جاپان کے شہر ہیروشیما اور 9 اگست کو ناگاساکی پر ایٹم بم گرایا۔ دوسری جنگ عظیم کا سب سے افسوسناک واقعہ یہ ہے کہ امریکہ نے جو دنیا میں دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں سر پیٹکار ہے اور ایٹمی قوت حاصل کرنے پر کسی بھی ملک کے خلاف اعلانِ جنگ کرنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم گرائے جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ زندہ بچنے والوں پر اس کے اثرات کس طرح نمودار ہوئے اس کے آثار جاپان کے میوزیم میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس جنگ میں جاپانی فوج کے حکامی کازی Kamikaze نے اپنی جرات و شجاعت کی وجہ سے بہت شہرت پائی اور جاپانی فوج کا یہی گروہ خود کش حملوں کی جدید صورتوں کا موجد سمجھا جاتا ہے۔



اسکول کی بچیاں کای کاری پائینٹ کو cherry blossom کے ساتھ ملوایا کرتے ہوئے۔

کای کاری (Kamikaze) جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی مقدس طوفان یا ہوا Divine Wind کے ہیں۔ یہ دو لفظوں پر مشتمل ہے۔ Kami کا معنی "god" خدا" جبکہ Kaze کا مطلب "wind" ہوا، طوفان" ہے۔ انتہائی غیر محاطہ اپنی جان کی پروا نہ کرنے والے کو بھی Kamikaze کہا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں جن جاپانی ہوابازوں نے امریکی جہازوں پر حملے کیے ان کو یا ان میں استعمال کیے جانے والے جہازوں کو بھی Kamikaze کہا جاتا ہے (10) جاپانی لفظ kami قدیم جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کی اور لکھی shin کے طور پر بھی کی جاتی ہے۔ (11) جاپان کا قدیم غیر الہامی مذہب Shintoism ہے۔ اس میں لفظ Kami کی بہت اہمیت ہے۔ مبلغ اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر محمد فضل الرحمن انصاری رحمۃ اللہ علیہ اس حوالے سے ایک جاپانی محقق Motoori کی بات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"Speaking in general, Kami signifies, in the first

place, the deities of heaven and earth that appear in the ancient records and also the spirits worshipped in the shrines."

It seems hardly necessary to add that it also includes human beings. It also includes such objects as birds, beasts, trees, plants, seas, mountains, and so forth. In ancient usage, anything whatsoever, which was outside the ordinary, which possessed superior power, or which was awe-inspiring, was called Kami. Eminence here does not refer to meritorious deeds. Evil and meritorious things, if they are extra ordinary and dreadful, are called Kami. (32)

"عمومی طور پر کامی کا لفظ قدیم ریکارڈ میں موجود آسمان اور زمین کے معبودوں کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ لفظ ان رعوں کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جن کی عبادت مقبروں میں کی جاتی ہے۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اضافہ کیا جائے کہ اس میں انسان بھی شامل ہیں۔ اس میں پرندے، درخت، درخت، نباتات، سمندر اور پہاڑ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ قدیم استعمال کے مطابق کوئی بھی چیز جو خارجی طور پر عام جو اعلیٰ قوت کی حامل ہو یا بہت پر جوش ہو اسے بھی کامی کہا گیا۔ یہاں عظیم ہونے سے مراد قابل تعریف اعمال نہیں ہیں۔ شیطان اور قابل توصیف چیزیں اگر زیادہ غیر معمولی ہوں اور خوفناک ہوں تو انہیں بھی کامی کہتے ہیں۔"



La Yoshinori Yamaguchi خود کش حملہ کرتے ہوئے

تاریخی اعتبار سے جاپان کے نزدیک Kamikaze کا لفظ اس وجہ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ جب تیرہویں صدی عیسویں 1274ء اور 1281ء میں منگول فوجیں قبائلی خانان پر حملہ آور ہو تو ان کے مطابق ان کے "خدا" نے دونوں مرتبہ تیز ہوا اور طوفان سے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے قبائلی خان کے بحری بیڑے سمندر میں ہی تباہ ہو گئے۔ جاپانی زبان میں اس تیز ہوا یا طوفان کو Kamikaze کہا جاتا ہے۔ (33)

Kamikaze کا لفظ دوسری جنگ عظیم میں اس وقت زیادہ عام ہوا جب جاپانی فوج کے ایک گروہ نے خود کش فضائی اور بحری حملوں کے ذریعے اپنے ملک کا دفاع کرنے کی کوشش کی۔ یہ حملے 25 اکتوبر 1944ء سے 15 اگست 1945ء تک جاری رہے جن میں تقریباً 3843 ہوابازوں نے اپنی جان دی۔ یہ خود کش حملے اگرچہ امریکہ کو شکست نہ دے سکے تاہم ان سے امریکہ کے 375 بحری جہاز تباہ اور غرق ہوئے اور تقریباً 12300 امریکیوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس کے علاوہ 12300

امریکی فوجی زخمی بھی ہوئے۔ (34) اس کے بارے میں Emiko Ohuki نے لکھا ہے:

Near the end of World War II when the American invasion of Japan homeland seemed imminent Onishi Takijiro a navy vice-admiral invented the takko-tai (Kamikaze) operations which made use of powered airplanes, gliders and submarine torpedoes. None was equipped with the means of returning to base. The airplanes best known among the takko-tai operations flew closed to water to avoid detection by radar the under water torpedoes called "human torpedoes" were carried by submarine closed to the target. After they had been launched to avoid detection the pilots made the last stretch toward the moving American ships without aid of Periscope. In the final analysis, Onishi and his right hand men thought the Japanese soul, which had been built up to possess a unique strength to face death without hesitation, was the only mean available the Japanese to bring about a miracle when the homeland was surrounded by American aircraft carriers whose sophisticated radar prevented any other method to destroy them. (35)

"جنگ عظیم دوم کے اختتام پر جب جاپانی سر زمین پر امریکہ کا حملہ قریب ہوا تو Onishi Takijiro نے ہی کے وائس ایڈمرل نے takko-tai (Kamikaze) آپریشن ایجاد کئے جس میں انجن والے ہوائی

جہاز، ہوائی دھماکے اڑنے والا طیارہ اور آبدوز گولے استعمال کیے۔ ان میں سے کوئی ایسے ذرائع سے لیس نہ تھا جو ان کو واپس سرگزشت لے آئے۔ ہوائی جہاز کا ہی کاڑی حملوں میں پانی کے قریب اڑتے تھے تاکہ ریزہ ان کا سر اٹھ نہ لگا سکے۔ پانی کے اندر تارینڈ کو انسانی تارینڈ دکھا جاتا ہے۔ آبدوز انہیں اٹھا کر اپنے ہدف تک لے جاتی تھی۔ اپنے اسلحے جانے کے بعد ریزہ اسے پیچھے ہوتے ہوا ہزار حرکت کرتے ہوئے امریکی جہاز کی طرف بغیر Periscope کی مدد سے جاتے۔ آخری تجربے میں Onishi Takijiro اور اس کے دس راست آدمیوں نے ان جاپانیوں کی روحوں کا خیال باندھا جنہیں اس لیے تیار کیا گیا تھا کہ وہ ایک منفر د قوت کی حامل ہوں جو موت کا سامنا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کر سکیں۔ جاپانیوں کیلئے یہ آخری دستیاب ذریعہ تھا جس کے ذریعے وہ مجروح دکھا سکتے تھے جب وطن کی سر زمین امریکی جہازوں سے گھری ہوئی تھی۔ جس کے عظیم ریزہ اڑنے پر ایک طریقے کو روکا ہوا تھا جو ان کو تباہ کر سکے۔"

سب سے پہلا حکومت سے منحور شدہ خود کش حملہ جس کا ہی کاڑی نے کیا اس کا نام Lt Yukio Seki تھا۔ ایڈمرل Takijiro Onishi نے پائلٹس کو روانہ کرتے وقت کہا:

Japan is in grave danger (he began) the salvation of our country is now beyond the powers of ministers of state, or the general staff, and lowly commander like myself. Therefore on behalf of our 100 million country men, I ask of you this sacrifice and pray for your success. Regrettably, we will not be able to tell you the results. But I shall watch your efforts to the end and report your deeds to the throne. You may all rest

assured on this point.....you are already gods, without earthly desires. You are going to enter on a long sleep. (36)

”جاپان یقیناً خطرے میں ہے اس نے شروع کرتے ہوئے کہا، ہمارے ملک کی سلامتی اور نہایت ریاست کے وزراء اور جرنل سٹاف کی قوت اور مجھ جیسے لچلے درجے کے کمانڈر کی قوت سے باہر ہے۔ میں آپ سے اس قربانی کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی کامیابی کیلئے دعا کرتا ہوں۔ افسوس ناک طور پر ہم کو نتائج میں بتائے لیکن میں آپ کی کاوشوں کا اختتام تک مشاہدہ کروں گا اور بادشاہ کو آپ کے اعمال کی خبر دوں گا۔ آپ سب کو اس نکتے کا یقین کرنا چاہیے کہ آپ تمام۔۔۔ اب خدا ہیں، تمام زمینی خواہشات سے پاک۔ تم ایک لمبی نیند میں داخل ہونے جا رہے ہو۔“

Christoph Reuter ایئر مارل کا ایک بیان نقل کرتا ہوا لکھتا ہے:

The salvation of our country lies in the hands of God's soldiers. The only way to destroy our opponents fleet and thus get back on the road to victory is for our young men to sacrifice their lives by crashing their aircraft on enemy ships. (37)

”ہمارے ملک کی نہایت خدا کے سپاہیوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارے دشمن کے جہازوں کو تباہ کرنے کا واحد راستہ اور فتح کے راستے پر واپس آنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمارے جوان اپنی جانوں کو اس طرح قربان کر دیں کہ اپنے جہازوں کو دشمن کے بحری جہازوں سے ٹکرا دیں۔“

مسیحی جاپانی خود کش حملہ آور

جاپانی خود کش حملہ آوروں میں مسیحیت سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل تھے۔ اس وقت جاپان کی آبادی میں دو فیصد مسیحی موجود تھے ان خود کش حملہ آوروں میں پروٹسٹنٹ اور کاتھولک دونوں شامل تھے۔ (38) امریکی ایجنسیز کے تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ جاپان کے کامی کاز کی پابلیش میں مسیحی بھی شامل تھے مگر وہ اس خود کشی کو منہا کے بجائے ملک سے دفاعی خیال کرتے تھے۔ اسی لیے انہیں اپنی جان لینے پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ ان مسیحی خود کش حملہ آوروں میں Esign Tsukuru Kyoji, Fukuya, Ichizo Hayashi, Koshiro Ishizuka, Hayashiichi اور Takamasa Suzuki شامل ذکر ہیں۔ (39) رابرٹ اے پیپ کے مطابق کامی کاز کی عمومی طور پر دہشت گرد خیال نہیں کیا جاتا کیونکہ انہوں نے صرف ستمبر امریکی فوجیوں کو نشانہ بنایا تھا اور ان کے یہ حملے ایک منظم قومی حکومت سے منھور شدہ تھے۔ تاہم وہ امریکہ کو مذاکرات کرنے پر مجبور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس وقت ”کامی کاز“ جاپان کیلئے دستیاب سب سے موثر اور خطرناک ہتھیار تھے۔ U.S Strategic Bombing Survey کے مطابق کامی کاز حملہ اس وقت کے حالات میں ہیبت ناک، موثر اور عملی اقدام تھا۔ (40)

غیر مسلم خود کش حملہ آور۔۔۔ تاریخ و تجزیہ



کالی گاڑی سوار ہمارے

مشرق وسطیٰ کا سب سے پہلا خود کش حملہ

30 مئی 1972ء کو مشرق وسطیٰ کا پہلا خود کش حملہ تین جاپانیوں نے گل اییب کے قریب بن گورین ایئر پورٹ پر کیا جس کے نتیجے میں 26 افراد ہلاک ہوئے۔ ان تین حملہ آوروں میں سے ایک حملہ آور کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ (۱۱) اس حملے میں 17 عیسائی، ایک کینیڈین اور آٹھ اسرائیلی بشمول Aharon Katzir پر دشمن جانیو فزیسٹ سربراہ Israeli National Academy of Sciences ہلاک ہوئے۔

غیر مسلم خود کش حملہ آور۔۔۔ تاریخ و تجزیہ



1972 Lod Airport Massacre



ہاسل ہائیگرز



Liberation Tigers of Tamil Eelam (LTTE)

تامل ہائیگرز (Liberation Tigers of Tamil Eelam (LTTE) سری لنکا کی علیحدگی پسند دہشت گرد تنظیم ہے جس نے تاریخی طور پر سب سے زیادہ خود کش حملے کیے ہیں۔

Eelam سری لنکا کا تامل نام ہے۔ Tamil Eelam تامل باغیوں کی طرف سے سری لنکا کے شمالی اور مشرقی حصے کو دیا گیا غیر سرکاری نام ہے جسے وہ سری لنکا حکومت سے چھین کر الگ کرنا چاہتے تھے۔ 1987ء سے لے کر 2001ء تک اس گروہ نے 76 خود کش حملے کیے۔ جن میں 143 مردوں اور عورتوں نے حصہ لیا۔⁽⁴²⁾ یہ گروہ Marxist-Leninist اور لادین ہے جس سے تعلق رکھنے والے مرد اور خواتین مسند و حسد لادینوں سے تعلق رکھتے ہیں۔⁽⁴³⁾ 2009ء میں ان کی بغاوت کو مکمل طور پر کچل دیا گیا اور ان کا رہنما Velupillai Prabhakaran 18 مئی 2009ء کو مارا گیا۔



اس جماعت کا ایک گروہ جس کا نام Black Tigers ہے، خود کش دھماکوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ اس گروہ نے خود کش حملوں کے نتیجے میں 901 افراد کو قتل کیا۔ انہوں نے 1991ء میں بھارت کے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی

اور 1993ء میں سری لنکا کے صدر Ranasinghe Premadasa کو بھی خود کش حملوں میں ہلاک کیا۔⁽⁴⁴⁾



سری لنکا کے صدر

سری لنکا نے 1948ء میں برطانوی راج سے آزادی حاصل کی اور 1972ء میں ایک جمہوری ریاست کے طور پر سامنے آیا۔ سری لنکا میں 72 فی صد سنہالی (بدھ مت)، 18 فی صد تامل (ہندو) اور 8 فی صد دیگر اقوام لے لوگ ہیں جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔⁽⁴⁵⁾ سری لنکا میں موجود تامل دراصل برطانوی سامراج کے دور میں انیسویں صدی کے وسط میں انڈیا سے سائیکلون میں آباد کیے گئے۔ 1972ء سے قبل سری لنکا کو سائیکلون کہا جاتا تھا۔ سنہالیوں نے اپنی اکثریت کی وجہ سے تامل قوم کے افراد کے حقوق غصب کیے اور انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا۔ مسلسل ظلم و ستم کی وجہ سے تامل میں احساس محرومی نے جنم لیا پھر یہی احساس آہستہ آہستہ تشدد کی صورت اختیار کر گیا۔⁽⁴⁶⁾ تامل میں یہ احساس شدت اختیار کر گیا کہ سنہالی تامل قوم کی قومی شناخت کو ختم کرنا چاہتے ہیں جس کے پیچھے بدھ مذہب کے مقاصد کار فرما ہیں۔ اپنے حقوق، قومی شناخت کی حفاظت اور حکومتی مظالم کے خلاف 1972ء میں تامل طلباء نے کام شروع کیا جو 1976ء میں باقاعدہ تامل ہائیگرز LTTE کی صورت اختیار کر گئی۔ سری لنکا میں پہلا خود کش حملہ 5 جولائی 1987ء میں کیا گیا جس میں بارود سے بھرا ایک ٹرک سنہالی فوجیوں کی بڑک سے ٹکرایا گیا جس کے نتیجے میں ستر (70) فوجی مارے گئے۔ اس پہلے خود کش حملہ آور کا نام

کینٹن مل تھا۔ (۱۹۹) اس واقعے کے بعد سے سری لنکا میں باقاعدہ خانہ جنگی کا آغاز ہو گیا اور سری لنکا کی حکومت نے قوت اور طاقت کے زور پر اس بغاوت کو پکڑنا شروع کر دیا۔ (۱۹۹) اس پہلے خود کش حملے کے دن کو تامل یادگار کے طور پر مناتے ہیں۔ رابرٹ اسے پیپ کہتے ہیں:

Like other suicide terrorist groups LTTE seeks to glorify suicide attackers after their death by displaying their pictures on posters and holding public processions with pomp and pageantry (singing is common) in their honor. Since 1990 the LTTE has held annual public ceremonies to venerate its "martyrs". In Jaffna July 5, is called "Heroes Day" in memory of the first black Tiger attack. On this day Prabhakaran gives a speech commemorating the Black Tigers and others who have made especially heroic sacrifices for the cause of Tamil independence. In 1993 he said "Our martyrs die in the arena of struggle with the intense passion for the freedom of their people, fought for the liberation of their homeland and therefore the death of every martyr constitutes a brave act of enunciation of freedom. (۱۹۰)

"دیگر خود کش دہشت گردوں کی طرح LTTE خود کش حملہ آوروں کی موت کے بعد ان کی تعظیم اس طور پر کرتے ہیں کہ ان کی تعظیم میں ان کی تصاویر پوسٹر پر لگائی جاتی ہیں اور شان و شوکت کے ساتھ جلوس (عام طور پر گانا گاتے ہوئے) نکالے جاتے ہیں۔ ۱۹۹۰ء سے LTTE کی اپنے شہداء کی تعظیم کیلئے سالانہ عوامی تہوار مناتے ہیں۔ ۵ جولائی کا دن جیٹنا میں بلیک ناٹرز کی یاد میں "یہادروں کا دن" منایا جاتا ہے۔ اس دن پر اچھا کرن بلیک

ناٹرز ان لوگوں کی یاد میں جنہوں نے تامل کی آزادی کیلئے اپنی قربانیاں پیش کیں ایک تقریر کرتا ہے۔ ۱۹۹۳ء میں اس نے کہا ہمارے شہداء کو شش کے میہ ان میں اپنی قوم کی آزادی کیلئے بہت زیادہ شوق و جذبے کے ساتھ اپنی جان دیتے ہیں۔ وہ اپنے وطن کیلئے لڑے ہیں۔ اس لیے ہر ایک شہید کی موت آزادی کے اعلان کے دلیرانہ عمل کی بنیاد رکھتی ہے۔"

Christophe Reuter اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

Brain washing methods have played a significant role in the Tamil Tiger organization in its training camps, one hears heroic songs blaring from loud speakers from dusk to dawn. LTTE recruits are not allowed to marry; they are already married to the "Tamil Elam". Nor are they allowed to have sex, for anyone who is chaste and who saves his sperm bestows a magical potency on it or gives it super human power which are then set free at the critical moment. The highest goal drummed repeatedly onto the heads of the youths is to be ready to die for the common cause. "The greatest disgrace is to be caught alive by the enemy", teaches their leader Prabhakaran, and the highest honor is to be invited by him to a "last supper" _an opulent meal normally available only to those who have been chosen for a suicide attack. As Hindus, the Tamils do not look forward to the prospect for a paradise "beyond".....Female units have been included in battles since 1984 and Tamil Tigers training camps have been in place since 1987, with the first woman commanding a rebel unit in

1990.....but women more easily conceal bombs under their cloths by, for example passing themselves off as pregnant. (10)

”ذہنی صفائی کے طریقوں نے تامل ٹائیگرز کی جماعت میں ان کے ترویجی کیپس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایک شخص دھیر انداز سے سنا ہے۔ جن کو صبح و شام 350 ٹیکرز پر بھایا جاتا ہے۔ LTTE میں بھرتی ہونے والوں کو شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کی پہلے ہی تامل ایلام کے ساتھ شادی کر دی جاتی ہے اور وہی انھیں جنسی غواہی کو پورا کرنے کی اجازت ہے۔ وہ شخص جو پارساہو، اور جو اپنے ان جرائمیوں کو محفوظ رکھتا ہو اس پر (اسے) ایک جادوئی مردانہ قوت عطا ہوتی ہے یا اسے انسانی قدرت سے باہر ایک قوت ملتی ہے جسے ہارک لمبے پر آزاد کر دیا جاتا ہے۔ سب سے عظیم ترین مقصد جو پارہا نو جوانوں کے ذہن میں بھایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مشعر کہ مقصد کیلئے جان دینے کو تیار ہے۔ سب سے زیادہ ذلت یہ ہے کہ دشمن کے پاس زندہ گرفتار ہو جائے یہ بات ان کا رہنما پر اٹھا کر سن سکتا ہے۔ اور سب سے زیادہ عزت یہ ہے کہ وہ کسی کو آخری رات کے کھانے پر بلا لے جو عام طور پر ایک پریش کش کھانا ہوتا ہے صرف ان کیلئے جن کو خود کش حملے کیلئے منتخب کر لیا ہو۔ ہندو کی حیثیت سے تامل رہنما ہندو کی امید کیلئے قربانی نہیں دیتے۔۔۔۔۔ 1984ء سے عورتوں کے یونٹ بھی شامل کیے گئے ہیں اور تامل ٹائیگرز کے کیپس 1987ء سے سوجور رہے ہیں۔۔۔۔۔ 1990ء میں سب سے پہلی عورت ایک بھارت کی رہنما کی رہی ہے۔۔۔۔۔ لیکن عورتیں زیادہ آسانی سے ہوں کو اپنے کپڑوں کے نیچے چھپا لیتی ہیں۔ مثال کے طور پر حاملہ عورت کے طور پر گزر جاتی۔“

بھارت کا کردار

سری لنکا میں برپا خانہ جنگی کے حوالے سے بھارت کا کردار اپنی عادت کے مطابق انتہائی متناقض رہا۔ سری لنکا میں برپا اس بھارت کو ہوا دینے اور حکومت کے خلاف باغیوں کی اسلحہ سے مدد کرنے میں بھارت پیش پیش رہا ہے۔ 1987ء سے 1990ء تک بھارت نے LTTE کو بڑا غیر مسلح کرنے کی کوشش کی۔ تاہم جب سنہالی اور تامل نے یہ جان لیا کہ بھارت امن قائم کرنے کی آڑ میں سری لنکا کو تباہ و برباد کر کے اس کے حصے بخرے کرنا چاہتا ہے تو انہوں نے مل کر بھارت کا مقابلہ کیا جس کی وجہ سے بھارت کو واپس لٹکانا پڑا۔ سری لنکا میں مارچ 1988ء تک بھارتی فوجیوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ بھارتی فوجیوں نے تین سے چار ہزار تامل شہریوں کا قتل عام کیا اور لا تعداد تامل عورتوں کی عصمت دری کی۔ اس درندگی کے نتائج سری لنکا میں ہونے والی خانہ جنگی سے زیادہ بھیاں تھیں۔ ایک تامل مشر نے کہا کہ IPKF (Indian Peace keeping Force) سری لنکا کی آرمی سے زیادہ خطرناک و ظالم ہے۔ ایک اور تامل جنگجو کا کہنا ہے:

What horrified the Tamil people was the brutal and ruthless manner the Indian troops conducted the military campaign in callous disregard to human life and property innocent civilians including women and children were massacred in a most barbaric manner. Houses were destroyed, temples desecrated, and shops looted. The worst crime committed by the Indian troops was the rap of the Tamil women. Hundreds of Tamil women were raped brutally and most of them were done to death after sexual violence. This

brutality deeply wounded the sentiments of the people and the hate for the Indian Army became widespread. The IPKF received the motto as the innocent people killing force. (51)

”جس چیز نے تامل قوم کو خوفزدہ کر دیا وہ بھارتی فوج کا ظالمانہ اور جان لیوا رویہ تھا۔ جو انہوں نے فوجی مہم کے دوران انسانی جان و مال کی ذلت کرتے ہوئے اختیار کیا۔ مسموم شہری بشمول عورتوں اور بچوں کا قتل عام بہت سزاگاہ طریقے سے کیا گیا۔ گھروں کو تلو کر دیا گیا۔ عبادت گاہوں کی بے ادبی کی گئی اور دکانوں کو لوٹا گیا۔ سب سے برا جرم جس کا ارتکاب بھارتی فوج نے کیا وہ تامل عورتوں کے ساتھ انتہائی زیادتی کرنا ہے۔ سینکڑوں تامل عورتوں کے ساتھ ظالمانہ طریقے سے انتہائی زیادتی کی گئی اور ان میں سے اکثر کو جنسی تشدد کے بعد قتل کر دیا گیا۔ اس ظلم نے لوگوں کے جذبات کو گہرائی کے ساتھ بھروسہ کیا اور بھارتی فوج کے خلاف نفرت بہت زیادہ پھیل گئی۔ IPKF کا مقصد مسموم لوگوں کو قتل کرنا تھا۔“

بھارت کے منافع مند رویے کے بارے میں ایک اور باغی کا کہنا ہے:

Neither the Tamil people nor the LTTE anticipated even in their wildest dreams, a war with India. For the Tamils, India was their protector, guardian and saviour and the presence of the Indian troops was looked upon as an instrument of peace and love. For the LTTE, India was their promoter, a friendly power who provided sanctuary and arm resistance, an ally who respected its role in the liberation war and recognized its political importance. Therefore, the Indian decision to launch a war against the

LTTE shook the Tamil nation by surprise and anguish. (52)

”نہ تو تامل قوم نے اور نہ ہی LTTE نے کبھی مستقبل میں خرابیوں میں بھارت کے ساتھ جنگ کا سوچا تھا۔ تامل کیلئے بھارت ان کا محافظ، سرپرست اور نہایت دہندہ تھا اور بھارتی فوج کی موجودگی کو امن اور محبت کے آار کے طور پر دیکھا گیا۔ LTTE کیلئے بھارت مددگار اور ایک ایسی معاون قوت تھا جس نے انہیں مقدس مقام اور فوجی معاونت فراہم کی تھی۔ ایک ایسا اتحادی تھا جس نے ان کے کردار کی جنگ آزادی میں عزت کی تھی اور ان کی سیاسی اہمیت کو قبول کیا تھا اس لیے بھارت کا LTTE کے خلاف جنگ کے فیصلے نے تامل قوم کو حیراگی اور حلت اذیت کے ساتھ ہلا دیا تھا۔“

سری لنکا سے فوجیں نکالنے کے بعد جب بھارت کے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی نے دوبارہ سری لنکا میں بھارتی فوج بھیجنے پر اپنی الگیشن مہم کی بنیاد ڈالی تو ایک تامل خود کش حملہ آور لڑکی نے 19 مئی 1991ء کو راجیو گاندھی کو خود کش حملے میں ہلاک کر دیا۔ اس لڑکی کا نام Dhanu تھا۔ یہ لڑکی بھارتی فوج کی انتہائی زیادتی کا شکار ہو چکی تھی اور بھارتی فوج نے اس کے گھر کو لوٹنے کے ساتھ ساتھ اس کے چار بھائیوں کو بھی قتل کیا تھا۔ (53)

سکھ خود کش حملہ آور

سکھوں کا وطن بھارت کے صوبہ پنجاب میں ہے۔ سکھ مت کی ابتدا اسی صوبے سے ہوئی جس کے بانی بابا گرو نانک (1469-1539) تھے۔ بھارتی حکومت کی طرف سے کیے جانے والے مظالم اور ان کے مقدس مذہبی مقامات کی توہین کی وجہ سے سکھوں میں غمخیزگی پسند اور متشدد تنظیموں نے جنم لیا جن میں Babbar Khalsa قابل ذکر ہے۔

3 جون 1984 میں بھارتی فوج نے امرتسر میں سکھوں کے مقدس ترین مذہبی مقام Golden Temple پر انتہائی شدید حملہ کیا جسے Operation Blue Star کا نام دیا گیا۔ اس حملے کا مقصد سکھوں کی ایک انتہا پسند تنظیم کو ختم کرنا تھا جس کا رہنما Sanat Jarnail Singh Bhindranwale تھا۔ اس حملے میں Bhindranwale سمیت تقریباً 492 دیگر سکھوں کو قتل کیا گیا اور عبادت گاہ کے کئی حصوں کو مہدم کر دیا گیا۔ اس آپریشن کے بعد بھارتی آرمی نے Operation Woodros کا آغاز کیا جس میں ہزاروں ان معصوم سکھوں کے گھروں میں گھس کر انہیں گرفتار کیا گیا جنہوں نے کوئی جرم نہ کیا تھا۔ (1) اس ظلم کے نتیجے میں سکھوں کے اندر انتقام کی آگ بھڑک اٹھی اور کئی ایک متشدد گروہوں نے منظم ہو کر اپنے حقوق کیلئے کام شروع کر دیا۔ 1984ء میں اندرا گاندھی کو اس کے دو سکھ محافظوں نے ہی قتل کر دیا جو خود کش مشن پر تھے۔ اسے قتل کرنے کے بعد ان دونوں نے بھاگنے کی کوشش نہیں کی بلکہ



اپنا اسلحہ پیچیک دیا اور کہا "جو ہمیں کرنا تھا وہ ہم نے کر لیا اب تم جو چاہو کر سکتے ہو" اس کے بعد ان دونوں کو بھی قتل کر دیا گیا۔ 1984ء سے 1990ء کے عرصے میں ہزاروں سکھ انتہا پسند تنظیموں میں شامل ہوئے۔ جن میں درج ذیل قابل ذکر ہیں:

- Babbar Khalsa International (BKI)



- Khalistan Commando Force (KCF)
- Khalistan Liberation Force (KLF)
- Bhindranwale Tiger Force of Khalistan (BTFK)
- All-India Sikh Students Federation

ان تنظیموں کی طرف سے جو خود کش حملے کیے گئے ان میں سب سے پہلا خود کش حملہ 1993ء میں کیا گیا جبکہ دوسرا 1995ء میں اور مزید دو 1999ء اور 2000ء میں ہوئے۔ (3) 31 اگست 1995ء میں دلاور سنگھ نامی ایک خود کش حملہ آور نے بھارتی پنجاب کے چیف منسٹر Benat Singh کو خود کش حملے میں ہلاک کیا۔ اس خود کش حملے میں ان کے ساتھ 15 محافظ بھی ہلاک ہوئے۔ خود کش حملے سے قتل دلاور نے یہ پیغام دیا کہ میں نے یہ قربانی "شہدا" کیا یاد میں دی ہے۔ اس کا تعلق BKI سے تھا۔

(36)



گولڈن ٹمپل

Dr. Gurmit Singh Aulakh کہتا ہے:

The Indian government wants to break the will of the Sikh Nation and enslave them forever, making Sikhism a part of Hinduism. This can only be stopped if we free Punjab from Delhi's control and reestablish a sovereign, independent country, as declared on October 7, 1987. We must recommit ourselves to freeing our homeland, Punjab, Khalistan. Raise slogans of "Khalsa Bagi Yan Badshah," "Raj Kare Ga Khalsa," "Khalistan Zindabad," and "India out of Khalistan." ————— In spite of India's best efforts, they cannot arrest all of us. Their jails are overflowing as it is. We must keep the pressure on every day to force India to withdraw from our homeland and allow the glow of freedom in Khalistan. (57)

"بھارتی حکومت چاہتی ہے کہ سکھ قوم کی قوت ارادی کو توڑ دے اور انہیں بیٹھ کیلے سکھ مت کو ہندو مت کا حصہ بناتے ہوئے غلام بنائے۔ یہ صرف اسی صورت میں روکا جاسکتا ہے اگر ہم پنجاب کو دہلی کے قبضہ سے آزاد کروالیں اور ایک آزاد اور خود مختار ملک کا قیام کر لیں جیسا کہ 7 اکتوبر 1987ء کو اعلان کیا گیا۔ ہمیں لازمی طور پر اپنے آپ کو اپنے وطن، پنجاب، خالصتان۔ کو آزاد کروانے کیلئے قربان کرنا پڑے گا۔ یہ نعرے لگاؤ "Khalsa Bagi Yan Badshah, اور رائج کرے گا غاصب اور انڈیا خالصتان کے باہر ہے۔" ہجرات اپنی بہترین کاوشوں کے باوجود تمام کو گرفتار نہیں کر سکتا۔ ان کے قتل بھر پکے ہیں۔ ہمیں ہر دن ہجرات پر دہاؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ ہمارے وطن سے نکل جائے اور خالصتان میں آزادی کی چمک کی اجازت دیں۔"

KFC کارکن Jasvinder Singh کہتا ہے:

We were, ourselves, aware, of our shahidi (martydom) and sacrifice but we always thought India to be our country. We never questioned it....! At the time of Operation Blue Star, I was 16.... Suddenly all our villages were surrounded by the army... We started realizing we are not safe - neither ourselves nor our religion. Later, when we went to the [Golden Temple], we saw the marks of the bullets. Bloodstains were still visible... [The Indian government] ruined them [the temple buildings] in order to rid the Sikh mind of the notion that they are a nation. Many buildings were destroyed simply to destroy the culture..... Everyone understood that if it means saving Sikhism, one had to sacrifice. (58)

"ہم اپنی شہادت اور قربانی کے بارے میں آگاہ ہیں لیکن ہم نے ہیٹ بھارت کو اپنا ملک سمجھا ہے۔ ہم نے کبھی اس پر سوال نہیں کیا۔ آپریشن بلیو سٹار کے وقت میں 16 سال کا تھا اچانک ہمارے تمام قصبات کا فوج نے محاصرہ کر لیا۔ ہم نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا کہ ہم محفوظ نہیں ہیں۔ نہ ہم اور نہ اہل مذہب۔ بعد میں جب ہم گولڈن ٹیمپل گئے ہم نے وہاں گولیوں کے نشانہات دیکھے۔ خون کے دھبے ابھی تک دیکھے جاسکتے تھے۔ بھارتی حکومت نے ہندو کی عمارتوں کو تباہ کر دیا تاکہ سکھ قوم کے ذہن سے یہ بات نکالی جاسکے کہ وہ ایک قوم ہیں۔ کئی ایک عمارتوں کو تباہ کر دیا گیا تاکہ ثقافت کو ختم کر دیا جائے۔ ہر ایک نے یہ سمجھ لیا کہ سکھ مت کی حفاظت کرنی ہے تو اپنی قربانی دینا ہوگی۔"

اس آپریشن میں اپنے لوگوں کے قتل عام اور مذہبی مقامات کی توہین کی وجہ سے سکھوں نے اپنا بدلہ اس صورت میں لیا کہ 31 اکتوبر 1984ء کو پرائم منسٹر اندرا گاندھی کو اس کے دو سکھ محافظوں نے اس کے اپنے ہی گھر میں گولیوں سے چھاتی کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد سکھوں کو گھروں سے نکال نکال کر ہندوؤں نے خالصستان مانگنے اور اندرا گاندھی کو قتل کرنے کی پاداش میں اتنی بے دردی سے قتل کیا کہ اس کیفیت کو قلم سے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں شریا حفیظ الرحمن جو ان تمام حالات کی چشم دید گواہ ہیں ان کی کتاب سے چند اقتباسات ذکر کرنا مناسب ہو گا:



"دوسرے دن صبح دس بجے کے قریب میرے شوہر باہر جانے کیلئے تیار ہوئے تو دونوں مہمانوں نے بتایا کہ انہوں نے صدر بازار کے ایک گھر سے اپنا کچھ سامان لیتا ہے۔ انہوں نے ٹیلی فون کر کے اوسر کے حالات پوچھے تو جواب ملا کہ صدر بازار کے سارے علاقہ میں آتش زنی اور لوٹ مار کا بازار گرم ہے، سڑکیں سرداروں کی لاشوں سے پٹی پڑی ہیں۔ ہر طرف خون سی خون پھیلا ہے۔ اس وقت تو سرداروں کو گھروں سے نکال نکال کر نکلی کے گھبوں سے ہاندا کر زندہ جلا یا جا رہا ہے۔"

"خیر جب گھر سے نکلے تو ہر طرف گھرے کالے آدمیوں کے ہادل چھا رہے تھے۔ سڑکوں پر مہاجر سڑکوں کی شیشوں کی کرچی بکھری پڑی تھیں۔ جلی ہوئی کاریں، بسیں، ٹرک، سکوٹر اور آٹلی ننگی راستہ روکے ہوئے تھے۔ سرداروں کی اماں کی شعلوں کی نذر ہو رہی تھیں، دوکانیں لوٹی جا رہی تھیں اور جگہ جگہ سرداروں کو گھبوں سے ہاندا کر جلا دیں چمڑک کر زندہ

جلایا جا رہا تھا کہ ہوائی سٹینڈز اور ٹیکسیاں شیشیوں کے مناظر پیش کر رہے تھے۔ سکوں کو زندہ جلانے کیلئے پٹرول، مٹی کا تیل اور گن پاور بے تحاشہ استعمال ہو رہا تھا۔

”بعد دو نومبر کی رات بہت ہولناک تھی۔ پرانے شہر میں پوری طرح کرفیو لگا ہوا تھا۔ نئی دہلی میں بھی کئی جگہوں پر کرفیو نافذ تھا۔ لیکن ٹرانس یٹا کی حالت تو شہر کے میدان میں یوم حساب کا مناظر پیش کر رہی تھی۔ سکے چندال پوریاں یعنی نو آباد سکے کالونیاں صفو ہستی سے منادی کئی تھیں۔ گلیوں بازاروں میں سکے غارتوں کی متعلقہ لاشیں تھیں اور سور بھنوز رہے تھے۔ پکی مٹی سرداریں چھوڑے دکھائے پاگل ہو کر سڑکوں پر لڑی لڑی پھر رہی تھیں۔ نئی ٹوپی دہنوں کے سپاہ لٹ چکے تھے اور غارتوں کے جسموں کو ٹوچ ٹوچ کر اور کات کات کر کتوں کے آگے ڈال رہے تھے۔ ایسی قتل و غارت گری ہوئی کہ ہر ہستی مذبح غارت بن گئی۔ ٹھنوں تک انسانی خون میں گھوڑے ہوئے ہندو درختے، قول بیابان بن چکے تھے۔ یہ کہانی نہیں حقیقت ہے۔ میں صرف ایک غارت کے کھنڈوں کو اس جہان سے رخصت کرنے کی چھوٹی سی خبر لکھ رہی ہوں۔ ایک ہی کنبے کے لوگ جو ایک بلڈنگ کے (مماٹے) میں اکٹھے بیٹھے بیٹھے رہے تھے۔ اس مماتے کے انیس آدمیوں میں سے صرف ایک اسی سال بڑھے کو دہشت زندہ رکھا گیا۔ باقی سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ جوں کیوں کو چندوں کے چہرے دکھایا گیا اور باقی بچے عورتوں کو کھڑکیوں ٹوکوں سے نکلے کر کے سڑکوں اور کتوں کے آگے ڈھیر لگا دیئے گئے۔“ (50)

حساب از فوجی اور خود کش مشن

جنگوں کی تاریخ میں دنیا کے ہر خطے اور ہر قوم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے مذہب، قوم، وطن یا کسی اور مقصد کیلئے اپنی جان فدا کر دیتے ہیں۔ ایسے افراد کو قوم کے لوگ شہید (یا اپنی وضع کردہ کسی اور اصطلاح) کے طور پر یاد کرتے ہیں۔ ان کی یاد میں قومی دن منائے جاتے ہیں اور ان کے تعظیم و توقیر کی جاتی ہے جس سے قوم کے افراد میں ان کی نہ صرف قدر پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کی تقلید کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ تاہم یہ کام انتہائی مشکل ہے کہ یہ جانے ہوئے بھی کہ اس مہم میں حقیقی طور پر میری جان بچائی جائے گی کوئی سپاہی اپنے فرض کو پورا کرتے ہوئے کھن بردوش دلاور سن کو بچنے سے نکل نکلا ہوتا ہے۔ اس بارے میں بڑی کی ایک حالیہ مثال جنگوں کی تاریخ میں ان 17 امریکی فوجیوں نے قائم کی جب 2004ء میں انہیں عراق میں ایک خود کش مشن پر بھیجا جانے لگا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا جس کی پاداش میں انتہائی سخت تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔⁽⁵¹⁾

امریکی افواج میں خود کشی کا رجحان

امریکی فوج میں خود کشی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ 2006ء کی رپورٹ کے مطابق عراق میں جنگ کیلئے بھیجے گئے فوجیوں میں ایک لاکھ فوجیوں میں خود کشی کا رجحان 19.9 تک بڑھ چکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق عراق میں 2005ء میں 22 فوجیوں نے خود کشی کی جبکہ 2004ء میں 12 اور 2003ء میں 25 فوجیوں نے خود کشی کی۔ ہاتھوں ہلاک کر ڈالا۔⁽⁵²⁾ اسی طرح لیبی سی کی 2012ء کی رپورٹ کے مطابق امریکی فوجیوں میں خود کشی کا رجحان اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اسے طاروہ زانہ ایک امریکی فوجی خود

کشتی کی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے یہ سننا گون کے ترجمان کا کہنا ہے کہ یہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے اور ہمیں فوج میں خود کشی کے اس رجحان پر انتہائی تشویش ہے۔⁶³ حال ہی میں امریکی نیوی کے کمانڈر Cdr. Job W. Price نے افغانستان میں خود کشی کی، جس سے امریکی فوج کی بڑھتی ہوئی مایوسی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔⁶⁴

Altruistic Suicide کیا ہے؟

انسان بعض اشیاء یا شخصیات سے اس قدر گہرا تعلق رکھتا ہے کہ اس کی خاطر اپنی جان دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ محبت و ایثار کے جذبے سے مائعور شخص خود کو کسی وجہ سے نقصان میں ڈال دیتا ہے اور بسا اوقات اسی جذبہ ایثار کی وجہ سے اسے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ والدین کا اولاد کیلئے، فوجی کا اپنے ملک اور دیگر دوستوں کیلئے، عام شہری کا اپنے مذہب اور ملک کیلئے اپنی جان کو ہلاک کرنا یہ تمام اسی قربانی کی مثالیں ہیں۔ بعض اوقات معاشرتی اقدار یا حالات و واقعات انسان کو مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی جان جسے وہ سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے بخوشی قربان کرنے کے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ جیسے ماں کا اپنے بچے کی جان بچانے کیلئے خود کو ہلاکت میں ڈالنا، ایک فوجی کا دوسرے ساتھیوں اور دوستوں کو بچانے کیلئے خود آگ میں کود جانا۔ وہ شہری جو اپنے ملک و قوم کیلئے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور انہیں معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دوسری طرف جو شخص ایسے وقت میں ملک و قوم پر خود کو ترجیح دے اسے ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یعنی ایسی قسم جس میں معاشرتی روایات خود کشی کو طلب کرتی ہیں یا اسے آسان بنا دیتی ہیں۔ جیسے انڈیانس "سی" کی رسم جس میں بیوہ اپنے ولی عورت خود کو اپنے شوہر کی

"چتا" میں پھینک دی جاتی ہے یا جاپانیوں میں Hara-Kiri کا عمل جس میں غیرت کے مارے جاپان کے جاں باز نوجوان اپنا پیٹ چاک کر کے خود کشی کر لیتے ہیں۔ اس کے بارے میں Durkheim لکھتے ہیں:

So we call the suicide caused by intense altruism altruistic suicide. But since it is also characteristically performed as a duty, the terminology adopted should express this fact. So we will call such a type obligatory altruistic suicide.⁶⁴

یعنی وہ خود کشی جس کا سبب انتہائی درجہ کا ایثار و قربانی ہو ہم اس کو ایثار پسندانہ خود کشی کہتے ہیں۔ لیکن کیونکہ اس کا ارتکاب ایک فرض کے طور پر کیا جاتا ہے اس لیے ہم اسے ایثار پسندانہ خود کشی کہتے ہیں۔

Durkheim نے اس حوالے سے بہت سی مثالیں پیش کی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

Danish جنگجوؤں کا بیماری یا برحالیے میں بستر پر مرنے کو بے عزتی خیال کر کے خود کشی کرنا تاکہ دوسروں سے بچ سکیں۔

Goth یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو طبیعتی موت مرتے ہیں وہ ہیٹھ کیلئے ایسے غاروں میں تیار ہوتے ہیں جہاں زہریلے جانور ہوں گے۔

• مغربی گوٹھ Visigoth کے علاقے میں ایک انتہائی بلند پرستی کی پوٹی ہے جسے The Rock of the Forefathers کہا جاتا ہے جہاں سے یوزسے لوگ زندگی سے نکل آکر چھلانگ لگا کر خود کشی کرتے ہیں۔

• Brahmin Calanus نے اپنے ہاتھوں سے خود کشی کی جیسا کہ یہ اس کے ملک کی روایت اور قانون تھا۔

• عورتوں کا اپنے شوہر کی موت پر خود کشی کرنا۔ جیسے ہندوستان میں سنی کا رواج

• Gaul کی روایات کے مطابق جب شیزا دے یا چیف کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے قبیعین کو اس کے ساتھ دنیا سے چلے جانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ان کے جہازوں میں ان کے گھوڑوں، محبوب غلاموں کو بھی ان ساتھیوں کے ساتھ جلا دیا جاتا تھا جو اس کے ساتھ آخری جنگ میں زندہ بچ گئے تھے۔

قدیم غیر ترقی یافتہ قوموں میں خود کشی کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ عورتوں اور مردوں کا بڑھاپے کی دہلیز یا بیماری میں خود کشی کرنا۔

۲۔ عورتوں کا اپنے شوہر کی موت پر خود کشی کرنا۔

۳۔ اپنے چیف کی موت پر قبیعین اور غلاموں کا خود کشی کر لینا۔

جو شخص زندہ رہنے کے بجائے اپنی روایات کیلئے اپنی جان کو ہلاک کرتا ہے اس کے ذہن میں بنیادی بات یہی ہوتی ہے کہ "Because it is his duty" یعنی یہ اس کا فرض تھا۔ اگر وہ ان روایات کا احترام نہ کرے تو نہ ہی پابندیوں کی وجہ سے وہ لاکھ

احرام نہیں رہتا۔ Durkheim نے کئی مذاہب اور معاشروں جیسے ہندو مت، بدھ مت، جین مت وغیرہ کے خود کشی کے حوالے سے کئی ایک نگاہیں تحریر کرنے کے بعد ایمارٹ خود کشی کو مزید تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ فرض خود کشی Obligatory Altruistic Suicide

۲۔ اختیاری خود کشی Optional Altruistic Suicide

۳۔ متفقہ خود کشی Mystical Suicide



Declaration of Israel

Durkheim کی تحقیق کے مطابق عام شہریوں کے مقابلہ میں فوجیوں میں خود کشی کرنے کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ان کا خاص معاشرتی ماحول، انتہائی شہر آشوب نوشی، قربانی کا خاص جذبہ اور طرز تعلیم و رسوم کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ ان کے مطابق

فوجیوں میں خود کشی کی ایک قسم رضاکارانہ موت یا Heroic Suicide بھی ہے نیز انہوں نے Military Suicide کو بھی Altruistic Suicide کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ اس قسم کی خود کشی کو جس میں انسان اپنے ملک و قوم، معاشرتی روایات یا خداؤں کیلئے رضاکارانہ طور پر موت کو قبول کر لیتا ہے اسے کئی معاشروں میں خود کشی شہر نہیں کیا جاتا۔ مثلاً Cato اور Girondins کی موت Esquirol اور Falret کیلئے خود کشی نہیں تھی۔ اسی طرح Canary Islands کے باشندے اپنے خداؤں کی تعظیم و خوشی کیلئے خود کو کسی کھائی میں پیچیک دیتے ہیں اور اسے ان کے نزدیک خود کشی خیال نہیں کیا جاتا۔ Durkheim کے مطابق جہاں کہیں ایثار پسندانہ خود کشی کی روایت رائج ہوگی وہاں فرد اپنی جان قربان کرنے کیلئے ہر لمحہ تیار رہے گا۔⁶⁵



یہودیوں میں سسون، Sicarii اور زیلو تہیں اپنے فداہی اور خود کش مشن کے حوالے سے قابل ذکر اور مشہور ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جنہوں نے اسرائیل کے قیام اور اس کے دفاع میں اپنی جانیں دیں ان کی یاد میں اسرائیل میں قومی سطح پر عبرانی تقویم کے مطابق 5th Iyar کو Remembrance Day منایا جاتا ہے۔⁶⁶ اسی طرح

سے شیشین، جاپانی کائی کازی اور دیگر کاتھکروہم سابقہ اوراق میں کر چکے ہیں۔ اب ہم بالخصوص بعض دیگر فوجی جاپانوں کا تذکرہ کریں گے جنہوں نے اپنے وطن یا مذہب کی خاطر فداہی مہمات میں حصہ لیتے ہوئے اپنی جان قربان کر دی اور انہیں ان کی قوم کی طرف سے قومی ہیرو قرار دیا جاتا ہے۔

مکابی (Maccabees)

یہودیوں کے مطابق مکابی خدا کی منتخب کردہ وہ فوج تھی جسے خدا نے اسرائیل کی حفاظت پر مامور کیا تھا۔ ان کا زمانہ تقریباً 150 ق۔ م کا ہے۔⁶⁷ مکابیوں کی کتابوں میں یہودیوں کے بہت سے عظیم رہنماؤں کا تذکرہ ملتا ہے جنہوں نے اپنی جان فدا کرنا اپنے ایمان اور حرام کے ارتکاب کے مقابلے میں زیادہ آسان سمجھا۔ ان میں ایک معروف نام Eleazar کا ہے جو شریعت کا بڑا عالم تھا۔ جب حکومت وقت کی جانب سے اس پر مظالم ڈھائے جا رہے تھے تو اس کو زبردستی خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا مگر اس نے خنزیر کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا۔ اس کے پاس خنزیر کا گوشت کھانے اور موت میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار تھا۔ اس نے موت کو قبول کیا اور خود مقتل کی جانب نحوشی چل پڑا اور اپنے آپ کو پیش کر دیا۔⁶⁸

یروشلیم میں ایک شخص جس کا نام Razis تھا یہودیوں میں "یہودیوں کے باپ" کے لقب سے مشہور تھا۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ Nicanor کے خلاف فداہی میں ملوث ہے اور اپنی قوم کی مدد کرتا ہے اور ان کے درمیان انتہائی لائق تعظیم ہے۔ اس نے Razis کو گرفتار کرنے کیلئے 500 فوجیوں پر مشتمل ایک دست بھیا تاکہ یہودی تہلیل کی جاسکے۔ جس قلعے میں Razis موجود تھا جب فوجیوں نے اسے

دروازے کو آگ لگانے کا ارادہ کیا تو اس کو یقین ہو گیا کہ اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے لہذا اس نے ان فوجیوں کے ہاتھوں مارے جانے کے بجائے خود کشی کرنے کو ترجیح دی۔ پہلے اس نے خود کو تلواری سے قتل کرنے کا ارادہ کیا مگر جب فوجی قلعے کے اندر گھس آئے تو وہ قلعے کی دیوار پر چڑھ گیا اور وہاں سے قلعے کے نیچے موجود عوام میں ایک بہادر بھیدہ کی طرح چھلانگ لگا دی۔ عوام نے جگہ چھوڑ دی اور وہ زمین پر آگرا۔ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا مگر اس کے باوجود وہ ابھی زندہ تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور عوام میں سے بھاگتا ہوا ایک نشی چٹان پر چڑھ گیا۔ اب وہ خون میں مکمل نہایا ہوا تھا۔ He tore out his intestines with both hands (اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنتوں کو پھاڑ ڈالا) اور انہیں لوگوں کی طرف پھینک دیے۔ اس طرح وہ مر گیا۔“

ذبح فوجی

Yu Yonghe نے اپنے سفر نامے "Small Sea Travel Diaries" میں زخمی ذبح فوجیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ 1661ء میں تائیوان کا کنٹرول حاصل کرنے کے ذبح فوجیوں نے Koxinga's کے خلاف لڑتے ہوئے گن پاؤڈر کا استعمال کیا۔ جب وہ زخمی ہو جاتے تو خود کو اور اپنے دشمن کو جلاتے ہوئے وہ اس پاؤڈر کا استعمال کرتے اور زمرہ گرفتار ہونے کے بجائے اس خود کش حملے کو ترجیح دیتے۔



دو بہادر جو ان حملوں میں استعمال کیے گئے۔

جرمنی کے Leonidas Squadron

دوسری جنگ عظیم میں جرمنی نے سویت یونین کے خلاف ہوائی خود کش حملوں کیلئے Leonidas Squadron کو استعمال کیا۔ اس میں 35 جرمن پائلٹ شامل تھے جنہوں نے اس خود کش مشن میں حصہ لیا۔ ان کا مقصد اپنی جان قربان کرتے ہوئے ان ۳۲ ہلکوں کو تباہ کرنا تھا جو دریائے کے اوپر اور اس کے نیچے بنے ہوئے تھے۔ یہ مشن 17 اپریل 1945 سے 20 اپریل 1945 تک جاری رہے۔ اس مشن کو "self-sacrifice mission" کہا جاتا ہے۔ اس اسکواڈن کی کمانڈر Lieutenant Colonel Heiner Lange کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے ایک اعلامیہ جاری کیا جس کے آخر میں یہ کلمات لکھے ہوئے تھے:

"I am above all clear that the mission will end in my death"

۱۶ اپریل کی رات کو ایک پرتش رقص کی محفل کا اہتمام کیا گیا جس میں خود کو قربان کرنے والے ان ہوا بازوں کے ساتھ لڑکیوں نے رقص کیا۔ اگلے دن ان ہوا بازوں نے اپنی جان اپنے ملک کے دفاع میں قربان کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ ان حملوں کے نتیجے میں سترہ ہلاک کو تباہ کیا گیا مگر Antony Beavor کی تحقیق کے مطابق یہ مبالغہ ہے۔⁷⁰

اسرائیلی کائی ڈون Kidon

دنیا کی ہر خفیہ ایجنسی میں جاسوسوں کا ایک ایسا گروہ ضرور ہوتا ہے جو خود کش مشن پر ہوتا ہے۔ جنہیں اس بات کی خصوصی تعلیم دی جاتی ہے کہ دشمن کے ہاتھوں اذیت ناک موت سے بچنے، اپنے ساتھیوں کے نام بتانے اور ہلکی راز دینے کے بجائے موت کو ترجیح دی جائے۔ ان کے اس اقدام اور قربانی کو سراہا بھی جاتا ہے۔ اسی طرح کا ایک گروہ بیویوں کی خفیہ تنظیم موساد سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام کائی ڈون ہے۔ یہ دراصل موساد کا ایک قاتل گروہ ہے جس کا کام دنیا کے کسی بھی حصے میں حکم ملنے پر متعلقہ شخصیت کو بہر صورت قتل کرنا ہوتا ہے۔ خواہ اس کی قیمت اپنی جان کے عوض کیوں نہ چکانی پڑے۔ ان لوگوں کی قصوں کے کالر ہیڈ زہر میں بچے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ شناخت ہونے سے پہلے یاد دشمن کے ہتھے چڑھنے سے پہلے وہ زہر چاٹ کر اپنا راز اپنے ساتھ قبر میں لے جائیں۔⁷¹



چینی خود کش حملہ آور

۱۹۳۸ء میں چین اور جاپان کے درمیان خون ریز جنگ ہوئی جسے The Battle of Tai'ierzhuang کہا جاتا ہے۔ اس جنگ میں چین نے اپنے فوجیوں کے ذریعے خود کش حملوں کو جاپان کے خلاف کامیابی سے استعمال کیا جس کے نتیجے میں جاپان کو شکست ہوئی۔ ان خود کش حملہ آوروں کو "Dare to Die Troops" کہا جاتا تھا۔ ان خود کش حملہ آوروں نے ان حملوں میں Suicide Vests کو جاپانی ٹینکوں کے خلاف استعمال کیا جو 24 ہینڈ گرنیڈز پر مشتمل تھیں۔ اس جنگ میں چینی فوجی اسلحے کی کمی کے باعث بموں کو اپنے پیٹے سے باندھ کر ٹینکوں کے نیچے لٹ جاتے تھے۔ ان خود کش حملوں میں عورتوں نے بھی حصہ لیا۔⁷²

حشاشین (Assassins)

فاطمین مصر کے دور میں حشاشین کے نام سے ایک گروہ اپنی دہشت گردی، بیہوشی کے عوض قتل و غارتی اور خود کش حملوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے پیٹے میں انتہائی جوش و جذبے سے حصہ لیتے تھے یہاں تک کہ اپنے ہدف کو حاصل

کرنے اور دشمن کو بہر صورت نقصان پہنچانے کیلئے یہ اپنی جان فدا کر دیا کرتے تھے اسی لیے ان کو "فدائی" بھی کہا جاتا ہے۔ حشائین کو باطنی، فدائی، اسماعیلی یا نزاری کہا جاتا ہے۔ اسماعیلی ایک مذہبی فرقہ ہے ان کے عقیدے کے مطابق امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ان کے سب سے بڑے صاحبزادے اسماعیل امام ہوئے۔ جبکہ امامیہ کے نزدیک امامت امام موسیٰ کاظم کو منتقل ہوئی۔ اس لیے اسماعیلیہ کے نزدیک اسماعیل ساتویں امام ہیں اسی لیے اس فرقے کو اسماعیلیہ کہا جاتا ہے۔

حشیشیہ کے بارے میں دائرہ معارف میں ہے کہ یہ نام ازمنہ متوسط میں اسماعیلی فرقے کی نزاری شاخ کے شام میں رہنے والے جیروں کا پڑ گیا تھا۔ صلیبیوں نے اس نام کو شام سے یورپ میں پہنچا دیا۔ صلیبیوں کے مغربی ادب نیز یونانی اور عبرانی کتابوں میں یہ نام مختلف شکلوں کے ساتھ وارد ہوتا ہے۔ فدائی کی شکل میں اس نے آخر کار فرانسیسی اور انگریزی میں راہ پائی اور اس کی مترادف شکلوں میں اطالوی ہسپانی اور دوسری زبانوں میں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل یہ لفظ دین دار یا جوشیہ کے معنی میں استعمال ہوتا تھا اس طرح فدائی کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا تھا۔ بارہویں صدی عیسوی میں بھی پرووینسیلی Provençal شعراء خواتین کے ساتھ اپنی جاں نثارانہ محبت میں اپنا موازنہ فدائیوں کے ساتھ کرتے تھے۔ لیکن جلد ہی نزاریوں کی سفاکانہ تدبیروں نے کہ ان کی فدایت نے، یورپی زائرین کو مشرق کی طرف کھینچا اور اس لفظ کو نئے معنی دیئے اور شام میں ایک پراسرار فرقے کا نام ہونے کی وجہ سے فدائی قاتل کے معنی میں ایک اسم نکرہ بن گیا۔ دانتے پہلی ای اسے استعمال کر چکا ہے اور جو چودہویں صدی کے نصف آخر میں اس کے شارح Francesco Dabuti نے اس کی یہ توضیح کی ہے کہ فدائی سے مراد وہ شخص ہے جو روپیہ لے کر (اجیر بن کر) کسی دوسرے کو قتل کرتا

اسماعیلی فرقوں میں تین بہت مشہور ہیں۔ قرامطہ، دروزیہ اور نزاریہ۔ قرامطہ کا بانی محمد ان بن اشعث تھا جبکہ دروزیہ کے داعیہ مشہور نجی حسن بن حیدرہ فرغانی، حمزہ بن زوزنی اور محمد بن اسماعیل درازی ہیں۔ درازی کی طرف منسوب ہونے سے دروزی کہلائے لیکن ان کا حقیقی بانی حمزہ بن زوزنی ہے۔ (۱۶۱) جبکہ نزاری یا باطنی فرقے کا بانی حسن بن صباح ہے۔ قاضی سکران ابو حنیم مستنصر باللہ (۴۲۷-۴۸۷ھ) کی اولاد میں سے تین مشہور ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا نزار، عبد اللہ اور مستعلی جو سب سے چھوٹا تھا۔ نزاری فرقے کو نزار کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے نزاری کہا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں تاریخ فاطمین مصر میں ہے:

ابتداء میں حسن بن صباح ایک معمولی ایرانی شخص تھا جو شہر طرطوس میں رہا کرتا تھا۔ لیکن اتفاق سے وہ اسماعیلیوں کے بڑے ایرانی داعی ناصر خسرو کے زیر اثر آگیا۔ ناصر خسرو نے اس سے مستنصر کی بیعت لے لی۔ چند دنوں کے بعد اس کی ملاقات ایک اور اسماعیلی داعی سے ہوئی جس نے اسے مصر جانے کا مشورہ دیا۔ ۴۶۷ھ میں وہ مصر پہنچا اور اپنی لیاقت اور ہوشیاری سے اسماعیلی دعوت میں جڑی شیرت پائی۔ بادشاہ نجم میں دعوت پھیلانے کی خواہش پر اسے مستنصر نے اجازت دی۔ خود حسن بن صباح کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے مستنصر سے پوچھا کہ آپ کے بعد میرا کام کون ہے مستنصر نے جواب دیا میرا بیٹا نزار۔ اس زمانے میں مستنصر کے دو بیٹے نزار اور عبد اللہ آپس میں امامت پر جھگڑتے تھے۔ ہر ایک خود امام بننا چاہتا تھا۔ ہر بیٹے کے ساتھ ایک جماعت ہو گئی۔ چنانچہ نزار کے ساتھ حسن بن صباح اور اس کے ہم خیال ہو گئے۔ ان دنوں مصر کا وزیر بدر البیہا چاہتا تھا کہ مستعلی کو امامت ملے تاکہ وہ مستعلی کے کم سن ہونے کی وجہ سے تمام حکومت کو اپنے قابو میں رکھ سکے۔ دربار کے سربراہ اور وہ مجدد دار بھی اس کی تائید میں تھے۔ اس سب سے بدر البیہا اور

حسن بن صباح کے درمیان جو نزار کا حامل تھا، مخالفت ہو گئی۔ حسن بن صباح کی شہرت اور مستنصر سے اس کا تقرب۔۔۔ انہی باتوں نے اس مخالفت کو اتنا بڑھا دیا کہ بدر الجہانی، حسن بن صباح کو مستنصر کی ملاقات سے بالکل روک دیا اور نذر دہشتی اس کو ایک قافلے کے ساتھ شام کی طرف روانہ کر دیا۔ مسند و باوجود طوکان برپا ہونے کے حسن بن صباح صحیح سالم پہنچ گیا۔ وہاں سے وہ اصفہان روانہ ہوا جہاں وہ نزار کی فائست کی تبلیغ کرتا رہا۔ اس کے تابعین کا دائرہ روز بروز وسیع ہوتا گیا یہاں تک کہ اس نے مشہور قلعہ "الموت" پر قبضہ کر لیا اور اپنے ہاتھ والوں کو ایسی دعوت دی کہ وہ سب اس کے ادنیٰ اشارے پر اپنی جان فدا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کو فدائی کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے دوسرے اسلامی ممالک میں ایسی دھاک بٹھادی کہ تمام حکمران ان کے نام سے کاپتے تھے۔ مصر نزاریہ فرسے کو نزار کی حکومت کے بعد بہت قوت حاصل ہوئی۔ اس فرسے کے افراد نے خلیفہ آخر کو قتل کیا۔ (۱۷۵)



موت کا قلعہ، ایران

الموت کو مستقر بنا کر حسن بن صباح نے اسماعیلی دعوت کی تبلیغ شروع کی دعوت کا وہی نظام قائم کیا جو مصر میں موجود تھا۔ صرف چند حدود (ارکان) مثلاً رفیق، لاحق اور فدائی کا اضافہ کیا۔ فدائیوں میں نرسے ان پڑھ جاہل نوجوان شریک کیے جاتے تھے صرف

جھپٹا استعمال کرنے کا فن انہیں سکھایا جاتا تھا۔ یہ سپاہی حسن کے حکم کی بے غدر آنکھیں بند کر کے قہیل کرتے۔ جسے قتل کا اشارہ ہوتا اس کے پاس سے نئے بھیں بدل کر جاتے۔ اس سے مل کر اس کے مزاج میں ر سوش پیدا کرتے اس کے معتد علیہ بیٹے اور موقع پاتے ہی اس کا کام تمام کر دیتے۔

ان خون خوار اعمال کی ترغیب دینے کیلئے ایک جنت بنائی گئی تھی۔ پہلے وہ شیش (بھنگ) کے اثر سے اس طرح بے ہوش کر دیئے جاتے کہ ان کے دل میں کسی شقی چیز کے استعمال کا گمان بھی نہ گزرتا۔ بے ہوش ہوتے ہی خاص ذریعوں اور راستوں سے وہ اس جنت میں پہنچائے جاتے جہاں پہنچتے ہی وہ ہوش رہا اور دلستان حوروں کی آغوش شوق میں آنکھ کھولتے اور اپنے آپ کو ایک ایسے عالم میں پاتے جہاں کی خوشیاں اور سرگمیاں ان کے حوصلے اور ان کے خیال سے بہت بالا ہوتیں۔ پر فضا ادویوں، روح افزا آبخاروں، جاس بخش باغوں اور نغمہ فریب مرغ زاروں میں وہ میر کرتے۔ حوروں کی صحبت ان کی دلستانی کرتی۔ سے ار غولائی اس کے لبریز جام غالباً یہاں شراب طہور کا نام لے کر دیئے جاتے ہوں گے۔ انہیں دنیاوی افکار سے بے پروا کر دیتے۔ کچھ عرصے بعد وہ حسن کے پاس پھر پہنچائے جاتے۔ جہاں آنکھ کھول کر وہ اپنے آپ کو شیخ کے قدموں میں پاتے ان کو پھر جنت میں پہنچ سکے کی امید دلائی جاتی اور انہیں لوگوں سے جنت کی چاہت پر یہ غلامانہ کام لیے جاتے۔ بڑے بڑے امرا انہی کے مخبروں سے قتل ہوئے اور انہی فدائیوں نے نظام الملک کی بھی جان لی۔ ان کی فدا کیا نہ ذہنیت کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ صلیبی سر دار کاؤنٹ سائین شہر مسیات میں ستان کا مہمان ہوا۔ یہاں اسے قلعے کے برج دکھائے گئے۔ خاص کر دو برج جو سب سے بڑا قلعہ اس کے بر فہنے پر دو دو سپاہی ادب سے کھڑے تھے۔ ان کو دیکھ کر باطنیوں کے حکمران ستان نے اپنی سبکی مہمان سے کہا اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے فرمانبردار ضرور آزما

سپاہی جہیں نصیب نہیں۔ یہ کہتے ہی اس نے ایک زینے کی طرف اشارہ کیا اور اشارے کے ساتھ ہی وہ دونوں سپاہی جو وہاں کھڑے تھے پیچھے گر پڑے اور اسی وقت مر گئے۔ یہ نشانہ دکھا کر سناں کہنے لگا یہی وہ نہیں بلکہ یہ جتنے سپاہی سفید کپڑے پہنے کھڑے ہیں میرے ایک اشارے پر سب اسی طرح جان نثار کر سکتے ہیں۔" (76)

اس فدائی گروہ کے بارے میں ابن خلدون لکھتے ہیں:

وہم فوج ملکہ العبد بالقداریہ (77)

"اور یہ اس عہد کے فدائی جانے جاتے ہیں۔"

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

وہشت ازہم بالانصار عا کالوا بصدقونہ من استباحۃ الدماء فکانوا یقاتلون الناس ویجمعون لذلك جموع منهم یحکمون فی البیوت وہو صلون الی مقاصدہم من ذلك (78)

"اور ان کی ازیت کی شہرت شہروں میں پھیل گئی کیونکہ وہ خون کے مباح ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ جس وہ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور اس کیلئے ان میں سے گروہ جمع ہوتے تھے۔ گھروں میں چھپ جاتے اور اپنے مقاصد تک پہنچ جاتے۔"

باطنی اپنی کاروائیوں میں یہودیوں کے وہشت گرد گروہ زلیوتیس سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ ابن خلدون لکھتے ہیں:

بقصد أحدہم أمرا من حواء وقد استعطن عسجرا۔۔۔ فكان أحدہم یعرض نفسه بین یدئ الامیر حق یمسک من طبعہ فیطحنہ ویہلک عالمیا ویقتل الباطنی لوہم یقتلوا أحدہم كذلك جماعۃ (79)

"ان میں سے کوئی ان امرا میں سے کسی کا قصد کرتا اور غجر چھپا لیتا۔۔۔ پس ان میں سے کوئی اپنے آپ کو امیر کے سامنے پیش کرتا یہاں تک کہ اسے غجر مارنا ممکن ہو جاتا تو اسے غجر مارتا اور اسے سخت طریقے سے ہلاک کرتا اور باطنی کو اسی وقت قتل کر دیا جاتا۔ پس اس طرح انہوں نے ایک جماعت کو قتل کیا۔"

انہوں نے سلطان جلال الدین کو بھی قتل کیا۔ ابن خلدون لکھتے ہیں:

وہم فوج ملکہ العبد بالقداریہ لاہم بقتل من امرہم أموہم بقتلہم ویأخذون منہم منہ وقد فرغوا عن أنفسهم فلو شہواہم یقتلوا وہو قتلہم العامۃ (80)

"اور انہیں فدائی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اسے قتل کر دیا کرتے تھے جسے ان کا امیر قتل کرنے کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنی دیت اس سے لیتے تھے اور وہ اپنی جان سے بے نیاز ہو چکے تھے۔ پس وہ اس (سلطان جلال الدین) پر کودے اور اسے قتل کر دیا اور انہیں عام لوگوں نے قتل کر دیا۔"

اس وہشت گرد گروہ کو بادشاہ اپنے دشمنوں کو قتل کروانے کیلئے استعمال کیا کرتے تھے۔ ابن خلدون فرماتے ہیں:

یستعملہم الملوک لی قتل أعدائہم علی البعد فاما وہم فوج ملکہ العبد بالقداریۃ آی الذین یأخذون لذیۃ أنفسهم (81)

"ان کو بادشاہ اپنے دشمنوں کو فدا کر دے قتل کر دے کیلئے استعمال کرتے تھے اور انہیں فدا کی کہا جاتا تھا یعنی وہ لوگ اپنی جان کا فدیہ لیا کرتے تھے۔"

ان کے گرد وہ کا اثر ڈیڑھ صدی سے زیادہ عرصے تک رہا۔ یہاں تک کہ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں بھی ان کے دشمنوں نے ان کو فدا کیوں سے قتل کر دینے کی کوشش کی تاہم آپ اللہ کے فضل سے محفوظ رہے۔ اس زمانے میں ان کا سردار شیخ ستان تھا۔ امام ابن کثیر اس حوالے سے ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں:

فأرسل المملوكون إلى ستان فأرسل جماعة لقتل السلطان. فدخل جماعة منهم في جبهة في ذي الجند فقاتلوا أشد القتال، حتى اعتطلوا بهم فوجدوا ذات يوم فرصة والسلطان ظاهر للناس فحمل عليه واحد منهم فصره بسكين على رأسه فلما هو محترق منهم باللامه، فسلمه الله، غير أن السكين مرت على عنقه فجزه جرحاً هائلاً، ثم أخذ الفداوي رأس السلطان فوضعه إلى الأرض لئلا يراه. ومن حوله قد أخذهم دهقة، ثم تاب إليهم عقلهم فبادروا إلى الفداوي فقتلوه وقطعوه، ثم هجم عليه آخر في الساعة الرابعة فقتل، ثم هجم آخر على بعض الأمراء فقتل أيضاً، ثم هرب الرابع فأدركه قتل (82)

"سلیبوں نے شیخ ستان کے پاس پیغام بھیجا تو اس نے ایک جماعت سلطان کو قتل کرنے کیلئے بھیجی، پس ایک جماعت ان میں سے سلطان کی فوج میں فوجیوں کے لباس میں شامل ہو گئی۔ انہوں نے بہت شدید قتال کیا۔ یہاں تک کہ وہ ان کے ساتھ خلط ملط ہو گئے۔ ایک دن انہوں نے موقع پایا اور سلطان

لوگوں کے سامنے ظاہر تھے۔ تو ان میں سے ایک نے سلطان کے سر پر فخر سے حملہ کیا۔ سلطان ان کے حملے سے سخت ہلکی لاس کی وجہ سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا مگر فخر آپ کے گال کے پاس سے گزرا تو آپ کو لگا سا زخمی کر دیا۔ پھر ایک فدا کی نے سلطان کا سر پکڑ کر انہیں زمین پر رکھ دیا تاکہ سلطان کو ذبح کر دے، جو لوگ سلطان کے پاس تھے انہیں دہشت نے آ لیا پھر ان کے پاس ان کی محل لوٹ آئی تو انہوں نے فدا کی کی طرف سبقت کی اور اسے قتل کر دیا اور اسے کاٹ دیا۔ پھر اسی وقت ان پر ایک اور فدا کی نے حملہ کر دیا تو اسے بھی قتل کر دیا گیا۔ پھر ایک دوسرے فدا کی نے بعض امرا پر حملہ کیا تو اسے بھی قتل کر دیا گیا پھر پرتھویاجی ان اور اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔"

حسن بن صباح کے بعد ان میں شیخ ستان سلطان صلاح الدین ایوبی کے دور میں بہت مشہور ہوا، اس کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں:

ستان بن سلمان بن محمد، أبو الحسن البصري، كبير الإسماعيلية وصاحب الدعوة الزائغة. وكان أيضاً، فاضلاً، عارفاً بالفلسفة وهي من الكلام والصغر والاعجاب (83)

"ستان بن سلیمان بن محمد ابو الحسن بصری اسماعیلیہ کا بڑا رہنما اور خزاری فرقت کا داعی ہے۔ وہ ازیب، فاضل، فلسفی اور کلام و شعر و اشعار کا جاننے والا تھا۔"

مؤرخین کے ان تمام حوالہ جات سے باطنی خود کش حملہ آوروں کی ذہنیت کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فدا کی یہ کام دو مقاصد کی وجہ سے کرتے تھے۔ ایک پیسے کیلئے اور دوسرا اپنے شیخ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے جس نے شیش کے ذریعے خود ساختہ جھوٹی جنت کا دھوکہ دے کر ان کی (Brain Washing) کر دی

تھی تاکہ وہ دوبارہ اسی جنت میں جانے کی تمنا کریں جس کا نظارہ وہ حالت نشہ میں کر چکے تھے۔ اس گروہ میں زیادہ تر وہ نوجوان تھے جو قصیم کے زیور سے آراستہ نہ تھے کیونکہ ایک کم علم، ان پڑھ اور جاہل شخص کو خاص تربیت کے مراحل سے گزار کر اس کے ذہن کو خاص خطوط کے مطابق تیار کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ ان کو باہر کی دنیا سے دور بھی رکھا جاتا تھا تاکہ وہ حقیقت سے زیادہ آگاہ نہ ہو سکیں۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ باطنیوں کے خاص عقائد نے ان کو خود بخوار اور فدائی بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا جیسے ان کا انسانوں کے خون کو مہلج قرار دینا۔ یہ ہمیشہ خود کش اور فدائی مشن پر ہوتے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے اپنے اہداف کو بکثرت حاصل کیا۔ ان کا طریق واردات یہودیوں کے دہشت گرد گروہ ذلیقہ تیس سے بہت مشابہ تھا۔

کیا خود کش حملوں کا اصل سبب کوئی مذہب یا اسلام ہے؟

دنیا میں مذہب یا اسلامی شدت پسندی کو خود کش حملوں کا سبب قرار دیا جاتا ہے۔ حقائق کے مطابق یہ بات درست نہیں کیونکہ دنیا میں ایسے خود کش حملہ آور گروہ بھی ہیں جن کا تعلق کسی مذہب سے نہیں اور نہ ہی وہ خدا، رسول اور کسی الہامی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے بہت بڑی مثال تامل ناگیرز کی ہے جو نظریاتی طور پر ایک مارکسٹ اور لادین طبقہ رہا ہے۔ تامل ناگیرز کا شمار دنیا کی ان دہشت گرد تنظیموں میں ہوتا ہے جو بہت بڑے پیمانے پر خود کش حملے کرنے کے سبب مشہور ہیں۔ یہ بات انتہائی افسوس ناک ہے کہ 11/9 کے واقعے کے بعد سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے ایک منصوبے کے تحت دہشت گردی اور خود کش حملوں کا منبع، مرکز اور سبب وحید اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو قرار دیا جس سے ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ ٹی وی چینلز، اخبارات، انٹرنیٹ اور اس موضوع پر چھپنے والی کتابوں اور

ریسرچ آرٹیکلز میں اسی جھوٹ کا پردہ پھیلا دیا جاتا رہا ہے کہ خود کش حملوں کا اصل سبب اسلام اور اس کے داعی اور مرتکب مسلمان ہیں۔ جن کا اصل مقصد جنت میں 72 حوریں اور جنت کے عکلات کا حصول اور شہید ہونا ہے۔ جس کیلئے وہ خود کش حملہ آور بن جاتے ہیں اور خاص طور پر امریکی اور "مہذب" اقوام کو نشانہ بناتے ہیں۔ ڈاکٹر بوزگارز لکھتا ہے:

Radical Islamic activists chose this method for attacking civilians and military targets in various countries, such as Turkey, Chechnya, Iraq, Britain, USA, Jordan, Egypt, Indonesia, Israel, India etc'.⁸⁴

"مقتلہ اسلامی گروہوں نے خود کش حملوں کا انتخاب شریع اور فوجی اہداف کو مختلف ملکوں میں نشانہ بنانے کیلئے کیا ہے۔ جیسے ترکی، چچنیا، عراق، برطانیہ، امریکہ، اردن، مصر، انڈونیشیا، اسرائیل، بھارت وغیرہ"



یہ پردہ پھیلاؤ اتنا زیادہ کیا گیا ہے کہ ہمارے کئی مسلمان علماء، تجزیہ نگار، دانشور، جدت پسند، مغرب زدہ اور لکھاری اس کی زد میں آ گئے جس کے نتیجے میں بعض نے اپنی تحریر و تقریر کا پورا زور اہل اسلام کو جہاد کا معنی، صبر کی فضیلت، دہشت گردی کی

ہولناکیاں، حکمتیں اور مصلحتیں سمجھانے میں صرف کر دیا۔ جبکہ بعض نے اسلام کی تعلیمات کو ہی مسخ کرنے کی کوشش شروع کر دی تاکہ یہود و نصاریٰ ان کی پیش کردہ اسلام کی تعریف سے راضی اور خوش ہوتے ہوئے جانب مغرب ان کی طرف ایک کھڑکی کو دکھا دیں۔ خود کش حملوں اور خود کش مشن کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ انسانی کا سب سے پہلے خود کش حملہ آور ایک یہودی رہنما تھا جس نے اپنے خود کش حملے میں تین ہزار سے زائد افراد کو قتل کیا۔ خود کش حملوں کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ان میں یہودی، مسیحی، ہندو، سکھ، بون، جاپانی، جرمن، مارکسٹ، قوم پرست، لادین اور دیگر ملوث رہے ہیں۔ اس لیے ان کا موجودہ داعی اور اصل سبب اسلام کو قرار دینا کسی طور پر درست نہیں ہے۔ رابرٹ اسے پیپ اس حوالے سے اپنی تحقیق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"My study surveys all 315 suicide terrorist attacks round the globe from 1980 to 2003. The data shows that there is not the close connection between suicide terrorism and Islamic fundamentalism that many people think. Rather, what all suicide terrorist campaigns have in common is a specific secular and strategic goal: to compel democracies to withdraw military forces from the terrorist' national homeland. Religion is rarely the root cause, although it is often used as a tool by terrorist organizations in recruiting and in other efforts in service of the broader strategic objective."⁸⁵

"میری تحقیق دنیا میں ہونے والے 1980ء سے 2003ء تک 315 خود کش حملوں پر محیط ہے۔ معلومات یہ بتاتی ہیں کہ خود کش دہشت گردی اور اسلامی قدامت پسندی میں کھرا حلق نہیں ہے، جیسا کہ لوگ سوچتے ہیں۔ بلکہ تمام خود کش تنظیموں کا جو ایک غیر دینی اور امرائیک مقصد ہے وہ جمہوری قوتوں کو ان کے ممالک سے اپنی افواج نکالنے پر مجبور کرنا ہے۔ مذہب شاذ و نادر ہی اس کا اصل سبب ہے۔ اگرچہ مذہب کو اکثر ایک آلے کے طور پر دہشت گرد تنظیمیں خود کش حملہ آوروں کو بھرتی کرنے کیلئے استعمال کرتی ہیں۔"

خود کش حملوں کا بہت بڑا سبب کسی کمزور قوم پر خارجی قوت کا حملہ آور ہونا ہے۔ جب کوئی بیرونی حملہ آور کسی قوم کے وسائل پر قابض ہونے اور ان کے حقوق کو غصب کرنے کیلئے ان پر حملہ کرتا ہے تو وہ قوم دستیاب تمام تر ہتھیاروں کو بروئے کار لاتے ہوئے دفاع کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔ تاہم جب وہ اس قدر کمزور پڑ جائیں کہ عوام و خواص کیلئے نذر ہو رہا اور مرنا برا ہو جائے یا ان کو بہر صورت اپنی موت ہی نظر آنے لگے تو پھر وہ خود کش حملوں کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ان کے نتیجے میں دشمن کا جانی اور مالی نقصان زیادہ سے زیادہ یعنی طور پر ہوتا ہے۔ انسانی ہم ایک جدید ہتھیار کے طور پر سامنے آیا ہے اور جدید ترین صورتیں اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ ملک و قوم اور اپنے مذہب کے دفاع کیلئے دنیا کی مختلف افواج کا خود کش حملوں اور خود کش مشن میں حصہ لینا تاریخ سے ثابت ہے۔ خود کش حملوں کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس میں یہود و نصاریٰ، ہندو، سکھ، جاپانی، جرمن، بون، لادین، قوم پرست، مارکسٹ اور دیگر ملوث رہے ہیں۔ لہذا اس کا ذمہ دار مذہب کو قرار دینا یا اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنا انتہائی ظلم ہے۔ تاہم یہ بات ذہن نشین رہے کہ مسلمانوں اور معصوم انسانوں کے خلاف خود کش حملہ کرنا حرام ہے۔

فہرست خودکش حملہ آور۔۔۔ تارنما ۱۹۸۲-۲۰۱۵ء

Country Name	Attacks	Killed	Wounded	Lethality
Kenya	2	226	5080	113
Kuwait	3	36	300	12
Lebanon	69	1073	2022	15.6
Libya	32	169	320	5.3
Mali	19	45	112	2.4
Mauritania	1	0	3	0
Morocco	11	31	107	2.8
Niger	3	28	41	9.3
Nigeria	158	2253	4053	14.3
Pakistan	505	6431	14989	12.7
Palestinian Territory, Occupied	59	67	329	1.1
Qatar	1	1	12	1
Russia	86	782	2511	9.1
Saudi Arabia	15	102	661	6.8
Somalia	104	905	1150	8.7
Spain	1	1	3	1
Sri Lanka	115	1584	3996	13.8
Sweden	1	0	2	0
Syria	206	2499	4020	12.1
Tajikistan	2	6	53	3
Tanzania	1	11	74	11
Tunisia	3	33	20	11

فہرست خودکش حملہ آور۔۔۔ تارنما ۱۹۸۲-۲۰۱۵ء

Attacks and Casualties by Location⁴⁶

Year: 1982-2015

Country Name	Attacks	Killed	Wounded	Lethality
Afghanistan	1090	4934	12358	4.5
Algeria	24	281	1380	11.7
Argentina	1	85	200	85
Bangladesh	4	13	77	3.3
Bolivia	1	2	10	2
Bulgaria	1	6	32	6
Cameroon	18	144	448	8
Chad	13	136	513	10.5
China	12	62	297	5.2
Djibouti	1	1	15	1
Egypt	28	274	1101	9.8
Finland	2	6	107	3
France	4	94	123	23.5
India	15	123	243	8.2
Indonesia	10	252	833	25.2
Iran	8	160	565	20
Iraq	2027	21487	51302	10.6
Israel	113	721	5077	6.4
Jordan	3	57	120	19
Kazakhstan	1	1	0	1

حواشی

¹ Thomas Schuman, Black is Beautiful, Communism is Not, Page 4, <https://archive.org/details/YuriBezmenovBlackIsBeautifulCommunismIsNot>, Retrived on 01/08/2016

دینی ایشیا کے مسلمانوں پر روسی مظالم کے بارے میں سولہ جاکر محمد فضل الرحمن انصاری علیہ الرحمہ کی کتاب "Communist Challenge to Islam" کا مطالعہ فرمائیے۔

² Time Magazine, April 16, 1979, Vol. 113 No. 16,

<http://content.time.com/time/magazine/article/0,9171,912409,00.html>, Retrived on 01/08/2016

³ Jewish Conspiracy and the Muslims World, Edited by Misbahul Islam Farooqi, Feb 1967, Published by Misbahul Islam Farooqi, I.G 6/3 Nazimabad Karachi, Pakistan, Page:3

⁴ https://freedomhouse.org/sites/default/files/01152015_FIW_2015_final.pdf, Retrived on 01/08/2016

⁵ Robert A.Pape, Dying to Win, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 9

⁶ <https://www.scribd.com/document/122897125/The-West-s-Colonization-of-Muslim-Land-and-the-Rise-of-Islamic-Fundamentalism-Thomas-M-McDonnell>, Retrived on 02/08/2016

⁷ اَلْکَلْبُ الْقُدْسُ، ص: ۳۶۱

The International Bible Society 1820 Jet Stream drive, Colorado Springs, Co, ISBN 1-56320-074-0 5th Print 2006

Country Name	Attacks	Killed	Wounded	Lethality
Turkey	34	250	1605	7.4
Uganda	1	76	60	76
Ukraine	3	5	7	1.7
United Kingdom	4	52	784	13
United States	4	2978	6304	744.5
Uzbekistan	6	12	24	2
Yemen	108	1303	1869	12.1

Attackers, Attacks and Casualties Gender⁸⁷

Year: 1982-2015

Gender Name	Attackers	Attacks	Killed	Wounded
Male	2149	2137	18962	53694
Female	205	204	1962	4328
Unknown	2042	2016	16741	39497

⁸ The Holy Bible, Authorised King James Version, New York Oxford University Press, London: Humphrey Milford, Page: 265

⁹ Catholic Good News Bible with Apocrypha/Deuterocanonical books, The Bible Societies/Collins, edition 2005 ISBN 0007728166, printed in China.

¹⁰ Good News Bible, Today's English Version, British Edition, American Bible Society 1976, ISBN 0 647 16253 9, Page: 233

¹¹ انکب المقدس، قصہ 13:24

¹² Good News Bible, Page: 355

¹³ The Holy Bible, Authorised King James Version, Page: 265

¹⁴ سب مقدس، ہائیکل سوسائٹی، انڈیا کی لاہور، پاکستان ہائیکل سوسائٹی لاہور، قصہ 13: 13-15، 19

¹⁵ The Holy Bible, Authorised King James Version, Page: 265

¹⁶ سب مقدس، ہائیکل سوسائٹی، انڈیا کی لاہور، پاکستان ہائیکل سوسائٹی لاہور، قصہ 13: 13-15، 19

¹⁷ Robert A. Pape, Dying to Win, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 5.

¹⁸ Chomsky, Noam, understanding Power, Vintage 2003, Great Britain, ISBN: 0 99 466066, Page: 304

¹⁹ Slections From English Verses Class 9th and 10th, Edited by D.Y Morgan.O.B.E, Education Officer for Pakistan British Council(Chairman), Sindh Textbook Board, Jamshoro, Sindh, Pakistan, Printed at The Times Press (Private) Ltd. Karachi. Page: 44-45

²⁰ Robert A. Pape, Dying to Win, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 11.

²¹ <http://www.jewishencyclopedia.com/view.jsp?artid=49&letter=Z&search=zealots#ixzz1S3vPFypE>

²² تحصیل کیلئے (Luke vi. 15; Acts i. 13) مطالعہ فرمائیے۔

²³ Robert A. Pape, Dying to Win, Page: 12.

²⁴ Ibid. Page: 34.

²⁵ Gabriel Palmer-Fernandez, Editor Routledge, Encyclopedia of Religion and War, Published in 2004 by Routledge 29 West 35th Street New York, NY 10001

²⁶ سیو علی، جمال الدین مہدار، قسطنطنیہ اور کربلا، جہاد کا نظریہ، ص: 106-107، قسطنطنیہ، کتاب خانہ، مطبعہ آرام

پاکستان

²⁷ بھاری، عبدالطیف، اسلام کی تاریخ، ص: 3700

²⁸ حیدر

²⁹ علی، علامہ بدر الدین، محمدؐ کی تاریخ، ص: 16 / ص: 291، مکتبہ رشیدیہ، سرگودھا، پاکستان

³⁰ Webster's Dictionary (3rd Edition) page 736, Macmillan USA. Library of Congress Cataloging-in-Publication Data 1920, ISBN 0-02-861673-1.

³¹ Albert Axell and Hideaki Kase, Kamikaze Japan's Suicide Gods, Pearson Education Limited, Great Britain 2002, ISBN 0582 77232 X, Page 9

³² Fazal ur Rehman Ansari, Islam and Christianity in the Modern World, The World Federation of Islamic Missions, North Nazimabad, Karachi, Pakistan, Page: 206

⁵⁰ Christoph Reuter, *My life is a Weapon*, Manas Publications in collaboration with Princeton University Press, New Dehli, India 2005, ISBN 81-7049-232-7 page 160

⁵¹ Robert A.Pape, *Dying to Win*, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 152

⁵² Ibid. Page: 153

⁵³ Ibid. Page: 226

⁵⁴ Ibid. Page: 156

⁵⁵ Ibid. Page: 157

⁵⁶ Ibid. Page: 154

⁵⁷ Dr. Gurmit Singh Aulakh, President Council of Khalistan, April 1, 2009
VAISAKHI MESSAGE TO THE SIKH NATION,
<http://www.khalistan.com>.

Retrieved on 19/1/2012

⁵⁸ Robert A.Pape, *Dying to Win*, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 162

⁵⁹ میں دیکھیں میں لگا چکی ہے، شریا طبقہ اور میں، دست پبلیکیشنز اسلام آباد ص: 142-143-145

⁶⁰ <http://www.guardian.co.uk/world/2004/oct/16/iraq.usa/>

Retrieved on 18/16/2012

⁶¹ <http://www.suicide.org/army-suicide-rate-increases-in-iraq.html>

Retrieved on 1/5/2012

⁶² <http://www.bbc.co.uk/news/world-us-canada-18371377>

Retrieved on 27/8/2012

³³ Albert Axell and Hideaki Kase, *Kamikaze Japan's Suicide Gods*, Page 9

³⁴ Robert A.Pape, *Dying to Win*, Page: 13

³⁵ Emiko Ohnuki-Tierney, *Kamikaze Cherry Blossoms and Nationalism*, The University of Chicago Press, USA, ISBN 0-226-62090, Page: 3-4

³⁶ Albert Axell and Hideaki Kase, *Kamikaze Japan's Suicide Gods*, Page 49-50

³⁷ Christoph Reuter, *My life is a Weapon*, Manas Publications in collaboration with Princeton University Press, New Dehli, India 2005, ISBN 81-7049-232-7 page 131-132

³⁸ Albert Axell and Hideaki Kase, *Kamikaze Japan's Suicide Gods*, Page 118

³⁹ Ibid. Page 120-121-122

⁴⁰ Robert A.Pape, *Dying to Win*, Page: 13-36

⁴¹ Christoph Reuter, *My life is a Weapon*, page 136

⁴² Robert A.Pape, *Dying to Win*, Page: 139

⁴³ Ibid. Page: 4

⁴⁴ Ibid. Page: 139

⁴⁵ Ibid. Page: 140

⁴⁶ Christoph Reuter, *My life is a Weapon*, page: 158

⁴⁷ Robert A.Pape, *Dying to Win*, Page: 141-142

⁴⁸ اصل پر ہونے والے مقام، ان کے خلاف اور مقاصد کے حوالے سے ان ایک ساریا و تجزیہ:

www.clamweb.com—www.tamil.net

⁴⁹ Robert A.Pape, *Dying to Win*, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 144

⁶³ <http://www.usatoday.com/story/news/nation/2012/12/23/official-navy-seal-died-of-apparent-suicide/1787589/>

Retrieved on 25/12/2012

⁶⁴ Emile Durkheim, Suicide, a study in sociology, translated by John A. Spaulding and George Simpson, edited with an introduction by George Simpson, Printed in the United States of America by American Book-Knickerbocker Press, New York, First Printing January 1951, Page: 221

⁶⁵ Emile Durkheim, Suicide, A STUDY IN SOCIOLOGY, TRANSLATED BY JOHN A. SPAULDING AND GEORGE SIMPSON, EDITED WITH AN INTRODUCTION BY GEORGE SIMPSON, Printed in the United States of America by American Book-Knickerbocker Press, New York, First Printing January 1951, Page: 217-240

⁶⁶ <http://www.embassyofisrael.co.uk/news/in-the-media/remembrance-day-for-the-fallen-of-israels-wars-and-israel-independence-day/>

Retrieved on 18/16/2012

⁶⁷ Catholic Good News Bible, The First Book of Maccabees, Introduction, The Bible Societies/Collons, 3rd Edition 2005, The Apocrypha, Page 124

⁶⁸ Ibid. 2 Maccabees:6:18-31

⁶⁹ Ibid. 2 Maccabees:14:37-46

⁷⁰ Beevor, Antony. *The Fall of Berlin 1945*, Penguin Books, 2002, Page 238

<http://www.scribd.com/doc/22366467/The-Fall-of-Berlin-1945#download>

Retrieved on 18/06/2012

⁷¹ ساگر ملتان ایس ایس ایس کیسے ہے؟ سید محمد سہیل، پبلیکیشنز برادر بازار لاہور، پاکستان، سن اشاعت: ستمبر 2005، صفحہ 166

⁷² <http://www.republicanchina.org/Taierzhuang-Campaign.pdf>, Retrieved on 25/07/2016

⁷³ اردو روزنامہ حارف الاسلامیہ، ج 2، ص 354-355، زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب لاہور، مئی 1973ء

⁷⁴ ڈاکٹر زاہد علی، ساریخ طہمین مصر، ٹیکس اکیڈمی کراچی، مئی 1975ء، ج 2، ص 162-163

⁷⁵ ڈاکٹر زاہد علی، ساریخ طہمین مصر، ٹیکس اکیڈمی کراچی، مئی 1975ء، ج 2، ص 319-320

⁷⁶ ڈاکٹر زاہد علی، ساریخ طہمین مصر، ٹیکس اکیڈمی کراچی، مئی 1975ء، ج 2، ص 172-174

⁷⁷ عبد ارحمن بن محمد باگی ابن خلدون، ساریخ طہمین مصر، بیت الاکثر الدولہ، ص 39

⁷⁸ عبد ارحمن بن محمد باگی ابن خلدون، ساریخ طہمین مصر، بیت الاکثر الدولہ، ص 93

⁷⁹ عبد ارحمن بن محمد باگی ابن خلدون، ساریخ طہمین مصر، بیت الاکثر الدولہ، ص 96

⁸⁰ عبد ارحمن بن محمد باگی ابن خلدون، ساریخ طہمین مصر، بیت الاکثر الدولہ، ص 134

⁸¹ عبد ارحمن بن محمد باگی ابن خلدون، ساریخ طہمین مصر، بیت الاکثر الدولہ، ص 96

⁸² ابو القاسم امین کثیر، اہدایہ الیہا، اسامی مل بن کثیر دمشقی، مکتبہ رشیدیہ سری روڈ کوئٹہ پاکستان، ج 14، ص 270

⁸³ ذہبی، جنس النرجس ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان، ساریخ طہمین مصر، ج 9، ص 174، مکتبہ المجلد

⁸⁴ Ganor, Boaz, Countering Suicide Terrorism, ICT, Page : 6

<http://www.ict.org.il>

Retrieved on 18/06/2012

⁸⁵ Robert A.Pape, Dying to Win, 2006 Random House Trade Paperback, United States of America, ISBN 0-8129-7338-0, Page: 38

⁸⁶ http://cpostdata.uchicago.edu/search_results_new.php,

Retrieved on 25/07/2016

⁴⁷http://cpostdata.uchicago.edu/search_results_new.php

Retrieved on 25/07/2016

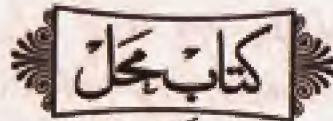
یادداشت

ادارے کی شائع کردہ چند کتب

☆ تاریخ الدولۃ المکیۃ	☆ الرسول ﷺ
☆ مذہب غلی کی تائید و ترجیح (حرم)	☆ فقہائے احناف اور فہم حدیث
☆ شیخ احمد رضا خان رحمہ فی البریلوی (عربی)	☆ فحائل موعے مبارک ﷺ
☆ کتاب اہل	☆ تحقیق الترویج (حرم)
☆ معارف الفلاسفہ (حرم)	☆ جہاد و حراست اور بغاوت
☆ احادیث قول و زیارت (حرم)	☆ ستون حدیث پر جدید ذہن کے افکارات
☆ معارف اصول حدیث	☆ دعوت اسلامی (فکر اور عظیم کار)
☆ الجمع فی تصوف (حرم)	☆ سرمایہ دارانہ نظام ایک تعارف
☆ کشف المحجوب (حرم 2 ج)	☆ اسلام یا جمہوریت
☆ ملفوظات شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ (حرم)	☆ اسلام اور جدید سائنس
☆ روح تصوف	☆ نیو دی مغرب اور سلطان
☆ فصوص الحکم (حرم)	☆ تحفۃ المجاہدین (حسن دہرہ)
☆ بستان العارفین (حرم)	☆ مشق سکول (حسن دہرہ)
☆ مناقب ابن عربی (حسن دہرہ)	☆ Rejecting Freedom & Progress
☆ شیخ بن عبد العزیز رحمہ اللہ	☆ مابعد جدیدیت اور اسلامی تعلیمات
☆ زبدۃ المقامات (حرم)	☆ فلسفہ اور سامراجی دہشت گردی
☆ افکار الصدرین	☆ نیچریت (حسن دہرہ)
☆ حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ	☆ کمپنی کی حکومت
☆ وعدۃ الوجود (حسن دہرہ)	☆ مقالات جامی
☆ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ	☆ غزوہ ہند
☆ امام غزالی اور امام احمد رضا کی تعلیمات کا تقابلی جائزہ	☆ سماج وادبیہ جو رشید احمد گیلانی کی مکمل کتاب
☆ قصیدۂ ہانت سعاد (حسن دہرہ)	☆ فکر رضا کے جلوے
☆ اصول جرح و تعدیل	☆ امام احمد رضا کے افکار و نظریات
☆ فیہ سلم خود کشی ملہ آوروں کی تاریخ	☆ تحقیقات حدیث

ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ

ڈاکٹر محمد مظفر الدین فاروقی



در بار مارکیٹ لاہور

محمد فہد 0321-8836932

ادارے کی شائع کردہ چند کتب

- | | |
|--|--|
| ☆ الرسول ﷺ | ☆ تاریخ الدولة العباسية |
| ☆ فقہائے احناف اور فہم حدیث | ☆ مذہب خفی کی تائید و ترجیح (مترجم) |
| ☆ فضائل موعے مبارک ﷺ | ☆ الشیخ احمد رضا خان احمدی الہریلی (عربی) |
| ☆ تحقیق التراویح (مترجم) | ☆ کتاب العقل |
| ☆ جہاد و مراثمت اور بغاوت | ☆ معارف الفلاسفہ (مترجم) |
| ☆ متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات | ☆ احادیث توسل و زیارت (مترجم) |
| ☆ دعوت اسلامی (فکر اور تنظیم کار) | ☆ معارف اصول حدیث |
| ☆ سرمایہ دارانہ نظام ایک تعارف | ☆ الجمع فی تصوف (مترجم) |
| ☆ اسلام یا جمہوریت | ☆ کشف الحجب (مترجم 2 کھر) |
| ☆ اسلام اور جدید سائنس | ☆ ملفوظات شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (مترجم) |
| ☆ یسودی، مغرب اور سلمان | ☆ روح تصوف |
| ☆ تحفۃ المجاہدین (متن و ترجمہ) | ☆ فصوص الحکم (مترجم) |
| ☆ مشنری سکول (متن و ترجمہ) | ☆ بستان العارفین (مترجم) |
| ☆ Rejecting Freedom & Progress | ☆ مناقب ابن عربی (متن و ترجمہ) |
| ☆ مابعد جدیدت اور اسلامی تعلیمات | ☆ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ |
| ☆ فلسفہ اور سامراجی دہشت گردی | ☆ زبدۃ المقامات (مترجم) |
| ☆ نیچریت (متن و ترجمہ) | ☆ افکار الصدرین |
| ☆ کہنہ کی حکومت | ☆ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ |
| ☆ مقالات جامی | ☆ وحدۃ الوجود (متن و ترجمہ) |
| ☆ غزوہ ہند | ☆ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ |
| ☆ صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی کی مکمل کتابیں کا سہ | ☆ امام غزالی اور امام احمد رضا کی تعلیمات کا تکا ملی جائزہ |
| ☆ فکر رضا کے جلوے | ☆ قصیدۂ بانٹ سعاد (متن و ترجمہ) |
| ☆ امام احمد رضا کے افکار و نظریات | ☆ اصول جرح و تعدیل |
| ☆ تحقیقات حدیث | ☆ غیر مسلم خود کش حملہ آوروں کی تاریخ |

در بار مارکیٹ لاہور 0321-8836932

✉ kitabmahal786@gmail.com

📞 kitabmahal 03004827500

کتاب محل